New Era Magazine

عاشقِ لامکاں کا سفر

ازقلم شبانہ صنوبر

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

عاشقِ لامکاں کا سفر

از شبانہ صنوبر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اواب اپنے کمرے میں ایل۔سی۔ڈی پر گیم کھیل رہا تھا کہ اچانک بہت تیزی سے بیڈ

سے اٹھا اور میز پر رکھے لیپ ٹاپ

کی طرف بھاگا اور لیپ ٹاپ پر اپنا جی۔ میل اکاونٹ چیک کیا۔

میل آگیا، میل آگیا۔وہ خوشی سے چلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا اور سیڑھیوں سے

تیزی سے اترتے ہوئے ٹی۔وی لاونج میں

پہنچا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آرام سے بیٹا اتنی تیزی سے سیڑھیاں اترے ہو چوٹ لگ سکتی تھی۔وہ پریشانی میں

بولی۔

ماما بات ہی ایسی ہے،وہ بات کاٹتے ہوئے

بولا۔

اچھا آرام سے صوفے پر بیٹھو اور پھر مجھے بتاو، ثمینہ (اواب کی والدہ) نے کہا۔

پہلے آپ بتائیں کہ پاپا کہاں ہیں؟اس نے کھڑکیوں سے باہر جھانکتے ہوئے پوچھا۔

کمرے میں ہیں وہ لیکن ہوا کیا ہے تم مجھے کچھ بتاؤ گے؟سمینہ نے تجسس سے پوچھا۔

مائی

ڈیرمام ! بتاتا ہوں سب بتاتا ہوں،بس پاپا کو آجانے دیں۔اواب نے سمینہ کے ساتھ

صوفہ پر بیٹھتے ہوئے پیار سے کہا۔

صباء! جاؤ پاپا کو لے کر آؤ کمرے سے، کھو بھائی نے بہت اہم بات بتانی ہے، سمینہ

نے اواب کی بہن سے کہا۔

صباء بھاگتی ہوئی گئی اور پانچ منٹ بعد صباء اور حسن ؒ اواب کے والد ؒ ٹی۔وی

لاونج

میں آ گئے۔

کیا بات ہے صاحبزادے نے کیا شور مچایا ہوا ہے؟ بولو برخدار! کیا بتانے کے لیے سب

کو اکھٹا کیا جا رہا

ہے؟ حسن نے تجسس سے پوچھا۔

پاپا، ماما اور صباء! اب میں آپ لوگوں کو بریکنگ نیوز سنانے جا رہا ہوں۔

ارے بھائی! اب بتا بھی دیں، صباء نے اکتا کر کہا۔

مجھے کاسس بزنس اسکول، لندن میں داخلہ مل گیا ہے، اس نے خوشی سے بتایا۔

سچی؟ سمینہ نے حیرت سے پوچھا۔

جی ماما، میں بلکل سچ بول رہا ہوں۔ مجھے گیم کھیلتے یاد آیا کہ آج ۱۲ آگست ہے اور آج تو کاسس بزنس اسکول، لندن سے میل آنا تھا اور جب میں نے چیک کیا تو میل آیا ہوا تھا۔ اس نے خوشی سے جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تو بہت اچھی خبر سنائی تم نے، مجھے کب سے انتظار تھا اس خبر کا اب میں جا کر اپنی دوستوں کو فون کر کے بتاتی ہوں اور سب سے پہلے تو مسز نوید کو بتاؤں گی، یاد ہے صباء؟ جب مسز نوید کا بیٹا باہر گیا تھا تو کیسے شیخی مار رہی تھی، اب میں بھی بتاؤں گی اسے دیکھنا تم کیسے جلتی ہے پھر، سمینہ نے کہا۔

ہاہاہاہا ۱ جی ماما آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں، صباء نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

اچھا تم یہ بتاو کہ تمہاری کلاسز کب سے شروع ہو رہی ہیں؟ حسن نے پوچھا۔

ستمبر ۱۰ سے۔اواب نے خوشی سے جواب دیا۔

تو پھر تم پیکنگ شروع کرو،کچھ خریدنا ہوا تو میرے اور ماما کے ساتھ بازار چلنا اور لے لینا، حسن نے کہا۔

جی ضرور پاپا،اس نے خوش ہو کر کہا

اگلے روز،ڈنر کے لیے سب کھانے کی میز پر اکھٹے ہوئے۔

میں نے ہوائی جہاز کی ٹکٹ کروالی ہے اواب، حسن نے کھانا کھاتے ہوئے بتایا۔

فلائٹ کی ڈیٹ کیا ہے پاپا؟اس نے تجسس میں پوچھا۔

ستمبر ۵ کی فلائٹ ہے، حسن نے جواب دیا۔

ڈیٹس گڈ،اس نے خوشی سے کہا۔

وقت تیزی سے گزرا اور ۵ ستمبر کا دن آ گیا۔اواب پلان کے مطابق صبح دس بجے اٹھا، نہایا اور تیار ہو کر ڈائنگ روم میں آ گیا۔ بریک فاسٹ کے بعد ماسی سے جوتے منگوائے، پہنے اور اسے گیٹ کھولنے کا کہہ کر سمینہ کے کمرے میں گیا۔

امی میں اپنے دوستوں سے ملنے جا رہا ہوں،شام تک واپس آ جاوں گا۔میں نے کپڑے

اور باقی کا سامان ٹیچی کیس میں ڈال لیا ہے، آپ ایک بار اچھے سے دیکھ لیجئے گا کے کچھ رہ تو نہیں گیا۔ اگر کچھ رہ گیا ہوا تو آپ ڈال دیجئے گا اور پیکنگ مکمل کر لیجئے گا، اس نے جلدی جلدی میں کہا۔

مگر بیٹا! گھر میں بھی تو۔۔۔۔۔

امی مجھے دیر ہو رہی ہے۔ باقی باتیں میں واپس آکر آپ سے کرتا ہوں، اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

جلدی آجانا، سمینہ نے پیچھے سے اونچی آواز میں کہا۔

گاڑی کی چابی ٹنگنی سے لی، گاڑی میں بیٹھا اور دوست کے گھر پہنچا۔ معمول کے مطابق گیٹ کے باہر پہنچ کر ہارن بجایا۔ احسن کی والدہ باہر آئیں۔ اف! یہ پھر آگئیں اب یہ پھر سے مجھے ذلیل کریں گی اور احسن کو خراب کرنے کا الزام لگائیں گی اور سارا موڈ خراب کر دیں گی۔ کیا مسیبت ہے، اس نے غصے میں بڑبڑایا۔

اواب نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر آیا۔

آنٹی احسن کو بلا دیں، اس نے کہا۔

بیٹا وہ تو ناشتہ کر رہا ہے، تم بھی اندر آجاؤ اور ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔ احسن کی والدہ نے شائستگی سے کہا۔

اواب نے حیرت سے احسن کی والدہ کو دیکھا۔

کس سوچ میں پڑ گئے بیٹا؟ احسن کی والدہ نے شائستگی سے پوچھا۔

آپ کا شکریہ آنٹی، مگر میں ناشتہ کر کے آیا ہوں، اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

چلو کوئی بات نہیں، ایک کپ چائے ہی پی لینا تب تک احسن ناشتہ بھی کر لے گا، احسن کی والدہ نے اصرار کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ٹھیک ہے آنٹی، اس نے جواب دیا۔

احسن کی والدہ اواب کو ڈرائنگ روم میں لے گئی۔

بیٹھو بیٹا بیٹھو۔ میں تمہارے لیے چائے لاتی ہوں، احسن کی والدہ نے احترامً کہا۔

اواب نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے ٹھیک ہے میں سر ہلایا۔

اتنے میں ایک لڑکی، سانولاں رنگ اور درمیانہ قد، چائے کا ٹرے لے کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔ اس نے اواب کو دیکھا۔

اسلام علیکم !اس نے اواب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وعلیکم سلا !اواب نے لڑکی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

لڑکی نے چائے کا ٹرے میز پر رکھا۔

آپ کتنی چینی لیں گے ؟لڑکی نے شائستگی سے پوچھا۔

ہاف سپون۔آدھی چمچ،اس نے جواب دیا۔

اوکے۔

NEW ERA MAGAZINE .com

لڑکی نے چائے میں چینی ڈالی اور چمچ سے مکس کرنے لگی۔اواب سامنے صوفے پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

کپڑوں اور میک اپ سے تو یہ کام والی ماسی نہیں لگ رہی اور انگلش بھی تو بولی ہے اس نے،اواب نے سوچا۔

یہ میری بیٹی ہے۔احسن سے چھوٹی ہے،دروازے پر کھڑی احسن کی والدہ نے بتایا۔

اواب نے جی اچھا میں سر ہلایا۔

یہ آپکی چائے، چائے کا کپ ٹرے سے نکال کر اواب کے قریب میز پر رکھتے ہوئے احسن کی بہن نے کہا۔

تھینک یو، اواب نے مسکرا کر جواب دیا۔

ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا اور احسن روم میں داخل ہوا۔

اسلام علیکم جناب! احسن نے اواب کو دیکھتے ہوئے خوشی سے کہا۔

وعلیکم سلام سر! شکر ہے آپ تشریف لے آئے ہیں، اواب نے مذاق میں کہا۔

سوری یار! میں نے سوچا ناشتہ کر کے، کپڑے چینج کر کے ہی جاؤں تب تک تو چائے پی لے گا اور پھر ہم ارشد کی طرف چلیں گے، احسن نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

اور بتاؤ بیٹا، پیکنگ مکمل ہو گئی؟ احسن نے بتایا آج تم لندن جا رہے ہو، احسن کی والدہ نے مسکرا کر کہا۔

اواب نے چونک کر احسن کی والدہ کو دیکھا۔

جی آنٹی،اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

اب آنٹی کے بدلتے رویے کی وجہ سمجھ آئی،اس نے چائے پیتے ہوئے سوچا۔

چل یار! چلیں۔ٹھیک ہے آنٹی! اب میں چلتا ہوں،دعاؤں میں یاد رکھیے گا،اواب نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ضرور بیٹا!،تم بھی ہمیں یاد رکھنا،احسن کی والدہ نے مسکرا کر کہا۔

ضرور آنٹی!،اللہ حافظ،اس نے جواب دیا اور دروازے کی جانب چل پڑا۔

گیٹ کھول کر باہر نکلا،گاڑی کو ان لاک کیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔۵ منٹ بعد احسن بھی گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔اواب نے گاڑی سٹارٹ کی اور ارشد کے گھر پہنچ گیا،ہارن بجایا تو ارشد گھر کے باہر آگیا۔ارشد کو لے کر سنوکر کلب چلے گئے۔

سنوکر کلب میں سنوکر کھیلنے اور گپ شپ کرنے کے بعدً مال آف لاہور کا رُخ کیا۔

شاپنگ مال میں کچھ دیر جینٹس کپڑے اور گھڑیوں کی دکانوں پر گھومے،تصویریں لیں،آتی جاتی لڑکیاں تاڑیں اور پھر میکڈونلڈ کے سٹال پر جا کر آئسکریم آرڈر کی۔

آئسکریم لے کر سٹال کے سامنے اوپن ایریا میں رکھیں کرسیوں پر بیٹھ کر آئسکریم

کھانے لگے۔دوستوں سے گپ شپ کے دوران اواب کو یاد آیا کہ سمینہ نے اسے جلدی گھر آجانے کا کہا تھا۔

لگتا ہے ماما چاہتیں تھی کہ میں ان کے ساتھ گھر میں وقت گزاروں کیونکہ آج میں نے ان سے دور لندن چلے جانا ہے اور پھر کم سے کم ایک سال سے پہلے تو وکیشنز نہیں ملیں گی تو میں ایک سال سے پہلے پاکستان واپس نہیں آسکوں گا۔میرے جانے سے ماما، پاپا اور صباء بہت اداس ہوں گے۔مجھے کچھ وقت ان کے ساتھ گزارنا چاہیے اور ماما کو تسلی دینی چاہیے،اس نے سوچا۔

کیا سوچ رہا ہے یار؟ارشد نے پوچھا۔

یار!ماما نے گھر جلدی آنے کے لیے کہا تھا تو سوچ رہا تھا کہ اب گھر چلتے ہیں،اواب نے جواب دیا۔

ہاں ٹھیک ہے،ارشد نے کہا۔

اواب،ارشد اور احسن کو ان کے گھر اتار کر شام سوا چار بجے گھر پہنچا۔گھر کے گیٹ پر

رشتے داروں کی گاڑیاں دیکھ کر اواب حیران ہو گیا۔اواب نے گھنٹی بجائی تو ماسی نے گیٹ کھولا۔

اچھا ہوا آپ آ گئے۔سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں،ماسی نے اواب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا سب کہاں ہیں؟اواب نے پوچھا۔

ڈرائنگ روم میں،ماسی نے جواب دیا۔

اواب ٹی۔وی لاونج میں داخل ہوا۔

اواب ادھر آؤ۔پہلے اوپر اپنے کمرے میں جاؤ اور کپڑے چینج کر کے،اچھے سے تیار ہو کر ڈرائنگ روم میں جانا اور سب سے ملنا،سمینہ نے کہا۔

ماما یہ کیوں آئے ہیں؟اس نے اکتائے لہجے میں پوچھا۔

تمہیں سی آف کرنے آئے ہیں اور کس لیے آنا تھا،سمینہ نے غصے سے جواب دیا۔

پر ہم ان سب سے ان کے گھر مل کر تو آئے تھے،مٹھائی دے کر اور میرے لندن جانے کا بتا کے آئے تھے پھر اب دوبارہ کیوں؟اواب نے اکتاتے ہوئے پوچھا۔

آج میں نے ٹی۔پارٹی دی ہے سب کو تا کہ سب کو یہ ہمیشہ یاد رہے۔۔۔۔۔۔

کتنا شو آف کرنا ہے آپ نے؟ مجھے لگا تھا کہ آپ میرے جانے کی وجہ سے اداس ہوں گی اسی لیے آپ نے مجھے گھر آنے کو کہا اور اسی لیے میں جلدی آیا تا کہ آپ لوگوں کے ساتھ کوالٹی ٹائم سپینڈ کر سکوں مگر یہاں تو آپ کو شو آف کرنے کی پڑی ہے، اس نے غصے میں کہا۔

آہستہ آواز میں بات کرو، کوئی سن لے گا تو کتنی بے عزتی ہو جائے گی ہماری۔ اور اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے تم پڑھنے جا رہے ہو یہ تو فخر کی بات ہے اور آجکل ہر کوئی شو آف کرتا ہے تم مڈل کلاس لوگوں جیسی باتیں نہ کرو۔ اب جاؤ جا کر تیار ہو اور پارٹی میں سب کو جوائن کرو، سمینہ نے غصے میں کہا۔

پارٹی میں اواب سب سے ملا۔

چھوٹی پھپو نہیں آئیں؟ اواب نے اپنی بڑی ماما سے پوچھا۔

وہ صباء کے کمرے میں ہیں، بڑی ماما نے جواب دیا۔

اور انکل ہادی؟ اواب نے اپنی بڑی ماما کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بیٹا! تم تو جانتے ہو نا کہ وہ کتنے نیرو مائنڈڈ ہیں اور ایسی پارٹیز پر بھی نہیں آتے جہاں خواتین اور مرد اکھٹے ہوں اور تمہاری چھوٹی پھپھو بھی ان کے ساتھ رہ رہ کر ان جیسی ہی ہو گئی ہے اور اسی لیے صباء کے کمرے میں اکیلی بیٹھی ہوئی ہے میں نے کہا بھی کے آ جاؤ تو بھی منع کر دیا کہنے لگی وہاں سمینہ کی دوستوں کے شوہر بھی ہوں گے تو مناسب نہیں میں یہں کمفرٹیبل ہوں، بڑی ماما نے اواب کو بتایا۔

اچھا آپ کو کچھ چاہیے بڑی ماما کھانے کے لیے؟ اواب نے بات بدلنے کی کوشش کی کیونکہ وہ اپنی چھوٹی پھپھو کو بہت پسند کرتا تھا۔

نہیں بیٹا، اگر دل کیا تو میں خود لے لوں گی۔ تم بتاو کب کی فلائٹ ہے؟ بڑی ماما نے اواب سے پوچھا۔

رات ساڑھے نو بجے کی فلائٹ ہے میری بڑی ماما، اس نے بڑی ماما کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

مہمانوں اور کزنز سے کچھ دیر گپ شپ کرنے کے بعد اواب چھوٹی پھپھو سے ملنے صباء کے کمرے میں گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Afsanay | Articles | Books | Poetry | Interviews

پھپھو کو مغرب کی نماز پڑھتے دیکھ وہ کمرے میں بیڈ پر بیٹھ گیا اور پھپھو کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

اسلام علیکم پھپھو! اواب نے پھپھو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وعلیکم سلام! پھپھو نے جواب دیا اور دعا کی۔

کیسا ہے میرا لائق بیٹا؟ پھپھو نے شفقت سے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں پھپھو، اس نے جواب دیا۔

آپ کیسی ہیں پھپھو؟ اواب نے پھپھو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں تو بہت خوش ہوں بائی، میرا شہزادہ بیٹا، میرا لائق پتر، لندن پڑھنے جا رہا ہے، پھپھو نے خوشی سے جواب دیا۔

ہاہاہاہا! تسی وی نا پھپھو، بہت فنی او، اس نے ہنس کر کہا۔

ہاہاہا! لندن جا کر مجھے بھول تو نہیں جائے گا نا میرا بچہ؟ پھپھو نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

بھلا میں آپ کو بھول سکتا ہوں، کبھی بھی نہیں۔ اس نے پھپھو کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

اواب کی پھپھو کی صرف ایک بیٹی تھی اس لیے وہ اواب کو اپنے بیٹے کی طرح محبت کرتی تھیں اور اواب کو بھی اپنی یہ پھپھو خوب سیرت ہونے کی وجہ سے بہت پسند تھی۔ وہ ان کی بہت عزت کرتا تھا۔

گلے لگتے ہی پھپھو رونے لگی۔

کیا ہوا پھپھو؟ آپ رو کیوں رہی ہیں؟ اس نے پریشان ہو کر پوچھا۔

تو مجھے یاد آئے گا تو میں کیا کروں گی؟ نہ تو مجھے ملنے آ سکے گا نہ میں تجھے ملنے آ سکوں گی۔

اتنی دور جا رہا ہے تو، پھپھو نے روتے ہوئے کہا۔

اوہو پھپھو! میں آپ کو ہر ویکینڈ پر فون کروں گا اور ہادی انکل کے سکائپ پر آپ کو وڈیو کال بھی کروں گا، اس نے تسلی دینے کے لیے کہا۔

پکا نا؟ پھپھو نے کنفرم کیا۔

یس مائی ڈیر پھپھو، یس۔ بلکل پکا اور وہاں اگر کوئی گوری مجھے پسند آ گئی تو آپ سے ہی ہیلپ لوں گا نا کہ اسے کیسے پٹاؤں؟ اواب نے مذاق میں کہا۔

ہاہاہاہا ١ اپنا بہت خیال رکھنا میرا بچہ۔ کسی پر اعتبار نہیں کرنا۔ بہت عقلمندی سے ہر قدم

اٹھانا ہے اور خوب پڑھنا ہے۔ جب کہیں گھومنے جائے گا تو مجھے تصویریں بھیجنا مت بھولنا، پھپھو نے اواب کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

جو حکم سرکار، اواب نے مزاحیہ انداز میں جواب دیا۔

بھائی! ماما کہہ رہی ہیں سب جا رہے ہیں، آ کر ان کو خدا حافظ کہہ دیں، صباء نے کمرے میں آ کر بتایا۔

اچھا، میں آتا ہوں، اس نے جواب دیا۔

پونے نو بجے اواب، صباء، اواب کی والدہ، والد اور چھوٹی پھپھو ائیر پورٹ پہنچے۔ اواب سب سے گلے ملا اور للہ حافظ کہہ کر اندر ہال میں داخل ہونے کے لیے قطار میں لگ گیا اور اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔ اس سب کے دوران وہ اپنے گھر والوں کی طرف بھی دیکھتا جو قطار سے کچھ فاصلے پر کھڑے اواب کو دیکھ رہے تھے اور اس کے اندر جانے کا انتظار کر رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں اواب کی باری آ گئی۔ اس نے گارڈز کو اپنا ویزا، پلین ٹکٹ اور پاسپورٹ دیکھایا اور گارڈز کی اجازت سے ہال میں داخل ہوا۔ اواب نے اپنے سامان کی چیکنگ

کروائی۔

کیوں جا رہے ہو لندن؟ آفیسر نے آواب کا سامان چیک کرتے ہوئے آواب سے پوچھا۔

کاسس بزنس اسکول، لندن سے بی۔بی۔اے اونرز کرنے کے لیے جا رہا ہوں، اواب نے آفیسر کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

پاسپورٹ اور ویزا دیکھاو، آفیسر نے شکی انداز میں کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لیجئے، اواب نے پاسپورٹ اور ویزا دیتے ہوئے کہا۔

سچ سچ بتا دو اگر کوئی ڈرگز لے کر جا رہے ہو تو، آفیسر نے پاسپورٹ اواب کو واپس کرتے ہوئے شکی انداز سے پوچھا۔

جی نہیں میں صرف پڑھنے کے لیے جا رہا ہوں، دیٹس اِٹ، اواب نے غصے سے جواب دیا۔

کیا گولڈ پہنا ہوا ہے؟ آفیسر نے اواب کے ہاتھوں اور گردن دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی نہیں، اس نے اکتا کر جواب دیا۔

اتنے سوال دوسرے لوگوں سے تو نہیں پوچھے گئے جتنے یہ مجھ سے پوچھ رہا ہے، اواب نے اپنے سے آگے لوگوں کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

آپ اس لائن میں چلے جائیں، آفیسر نے ٹے۔چی کیس بند کرتے ہوئے کہا۔

اواب نے ٹے۔چی کی زپ بند کی اور دوسری قطار میں لگ گیا۔

ڈائمنڈز تو نہیں ہیں اس میں، آفیسر نے بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی نہیں۔ دیکھیں میں بس پڑھنے کے لیے لندن جا رہا ہوں، اواب نے جواب دیا۔

اچھا! تو تم سٹوڈنٹ ہو سمگلر نہیں؟ آفیسر نے شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں اپنا ٹے۔چی چیک کروا چکا ہوں۔ آپ چاہیں تو دوبارہ چیک کر سکتے ہیں، اس نے گھبراتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے، ادھر ریسیپشن پر چلے جائیں، آفیسر نے اواب کا ٹے-چی سیل کرتے ہوئے کہا۔

اواب پہلی بار جہاز کا سفر کر رہا تھا اس لیے اسے اس سب پروسیجر کا پتا نہ تھا۔ اس نے اور

لوگوں کو دیکھتے ہوئے اپنا سیلڈ ٹے-چی لیا اور ریسیپشن کی طرف چل پڑا۔ وہاں قطار میں لگا اور اپنی باری پر ٹے-چی ریسپشنسٹ کو جمع کروادیا۔ ریسپشنسٹ نے ٹے-چی جمع کرنے کے بعد اواب کو ایک سلِپ دے دی۔ ریسپشنسٹ کی ہدایت سے اواب اوپر کے فلور پر چلا گیا تھوڑا آگے جانے کے بعد اواب نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو چیکنگ آفیسر اس کی جانب چلا آرہا تھا۔ اواب آفیسر کو دیکھ کر گھبرا گیا اور سوچنے لگا، کہیں یہ مجھے روکنے تو نہیں آرہا؟

آفیسر اواب کو دیکھ کر آگے چلا گیا۔

شکر ہے، اواب نے لمبا سانس لیتے ہوئے سوچا اور واپس مڑ کر آگے بڑھا۔

آگے ایک اور قطار لگی تھی۔ لوگ باری باری ایک ٹرانسپیرنٹ ڈبے کے قریب جاکر اس ڈبے کی کھڑکی سے اپنا پاسپورٹ، ویزا اور ٹکٹ ڈبے میں موجود کمپیوٹر آپریٹر کو دیکھانے کے بعد آگے جارہے تھے۔ اواب بھی اس قطار میں لگ گیا اور باقی سب کی

طرح اپنی باری پر پاسپورٹ، ویزا اور ٹکٹ ڈبے میں موجود کمپیوٹر آپریٹر کو دیکھانے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے بعد آگے بڑھا اور ایک بڑے ہال میں داخل ہو گیا۔ یہ ہال گراونڈ فلور کے ہال سے مختلف تھا۔ یہاں کوئی قطار نہیں لگی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی چیکنگ ہو رہی تھی بلکہ ہال کے درمیان میں سٹیل کے بینچ ایک خاص ترتیب سے پڑے ہوئے تھے۔ ان بینچز سے کچھ فاصلے پر کھانے پینے کی اشیاء کا اسٹال تھا۔ اواب اسٹال پر گیا اور کچھ .بلز خرید لیں۔ ساڑھے نو بجیے میں صرف دس منٹ باقی تھے اور اواب بینچ پر بیٹھا فلائٹ کا انتظار کر رہا تھا کہ اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھا لڑکا اس سے کہنے لگا، میں نمازِ عشاء کے چار فرض ادا کر کے آیا۔

ہاں ٹھیک ہے، مگر اپنا سامان ساتھ لے کر جانا بھائی، فلائٹ آنے والی ہے تمہیں مِس کرنے کا شوق تو تم کرو میں تمہاری وجہ سے کیوں اپنی فلائٹ مِس کروں، اس نے جواب دیا۔

نہیں مس ہوتی یار، میں آجاوں گا جلدی، اس نے منت کی۔

نہیں بھائی، نہیں، اس نے انکار کر دیا۔

لڑکا بینچ سے اٹھا، اپنا بیگ لیا اور بائیں جانب ایک کمرے میں چلا گیا۔ وہ مردوں کے لیے نماز پڑھنے کا کمرہ تھا۔

اب نو بج کر پچاس منٹ ہو گئے تھے، لڑکا نماز پڑھ کر واپس آ چکا تھا لیکن اواب ابھی بھی وہی بیٹھا فلائٹ آنے کی اناؤنسمنٹ کا انتظار کر رہا تھا۔

دس بجے فلائٹ آنے کی اناؤنسمنٹ ہوئی اور مسافروں کو ٹرمنل سے ہوتے ہوئے جہاز میں جانے کی ہدایت کی گئی۔

اواب باقی مسافروں کے ساتھ ایک قطار میں ٹرمنل سے ہوتا ہوا جہاز میں پہنچ گیا۔
میل ائیر ہوسٹس کی مدد سے اپنی سیٹ تلاش کی اور پھر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ایکسکیوزمی! آپ کے ساتھ یہ ٹو سیٹس ہماری ہیں، ایک لڑکی نے اواب کی سیٹ کے پاس آکر کہا۔

اوکے۔ پلیز کم، اواب نے فوراً سیٹ سے اٹھ کر کہا۔

لڑکی نے اپنے قدم پیچھے لے کر اواب کو باہر آنے کی جگہ دی۔ اواب باہر آیا اور جا کر اپنی سیٹ کی بیک سائڈ پر کھڑا ہو گیا۔ جب اواب نے لڑکی کی طرف دیکھا تو وہ بھی اواب کو دیکھ رہی تھی اور پھر وہ اسے ایک سمائل دیتے ہوئے آگے بڑھی اور کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

سنو بیٹا! یہ ہمارا بیگ اوپر کیبنٹ میں رکھ دو گے؟ایک بوڑھی عورت نے اواب سے پوچھا۔

جی ضرور،اس نے بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے جواب دیا اور بیگ کیبنٹ میں رکھ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اگر کوئی سیٹ خالی بچ گئی تو میں اٹھ کر وہاں چلا جاؤں گا،وہ اس بوڑھی عورت سے مخاطب تھا۔

ارے نہیں بیٹا،اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ہم ایسے بھی ٹھیک ہیں،عورت نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اواب نے ہلکا سا مسکرا کر ٹھیک ہے میں سر ہلایا۔

بیلٹ باندھنے کی اناؤنسمنٹ ہوئی تو اواب نے اپنی بیلٹ باندھنے کی کوشش کی اور وہ بیلٹ ٹھیک سے باندھنے میں کامیاب بھی ہو گیا۔بوڑھی عورت اور وہ لڑکی بیلٹ

باندھنے کی کوشش کر رہے تھے یہ دیکھ کر اواب بولا:

جیسے میں کرتا ہوں آپ ویسے ویسے کریں۔

اواب نے اپنی بیلٹ کھولی اور دوبارہ باندھی۔ بوڑھی عورت نے اسے فولو کیا اور بیلٹ باندھ لی۔

تم نے باندھ لی؟۔ بوڑھی عورت نے اپنی بیٹی سے پوچھا۔

نہیں امی، مجھ سے نہیں باندھی گئی۔ اس نے پریشانی میں جواب دیا۔

یہ ائیر ہاسٹس کو کہہ تیری بیلٹ باندھ دے، بوڑھی عورت نے بیٹی سے کہا۔

لِسَن۔ سن ہی نہیں رہی، لڑکی نے ائیر ہاسٹس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ایکسکیوزمی میم! اواب نے ائیر ہاسٹس کو بلایا۔

یس سر؟ ایئرہاسٹس نے مڑ کر پوچھا۔

شی نیڈز یور ہیلپ، اواب نے لڑکی کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاؤ کین آئی ہیلپ یو میم؟ ایئر ہاسٹس نے اواب کی سیٹ کے قریب آ کر لڑکی سے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پوچھا۔

آ۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔لوک می وِد دِس بیلٹ، لڑکی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

اس کی انگلش تو ماشاللہ ہے،اواب نے ہونٹوں کو دانتوں میں دے کر اپنی ہنسی روکتے ہوئے سوچا۔

اوکے،ایئر ہاسٹس نے لڑکی کی سیٹ بیلٹ دیکھتے ہوئے کہا۔

اواب نے ایک دم ائیر ہاسٹس کی طرف حیرت سے دیکھا کہ اسے غلط انگریزی میں بھی صحیح بات سمجھ آگئی۔

سر ! کین یو پلیز کم آوٹ فور فیو مِنٹس ؟ائیر ہاسٹس نے اواب سے پوچھا۔

اوکے،اواب نے جواب دیا۔

اس نے اپنی سیٹ بیلٹ کھولی،اٹھا اور پیچھے والی سیٹ کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔

نمی کہیں کی۔ فیشن دیکھو اس کا،اپنی طرف سے دیپیکا پادوکون بنی ہوئی ہے۔بس فیشن کروا لوان لڑکیوں سے،پوز بنا بنا کے تصویریں لینی آتیں ہیں لیکن دیکھ کر بھی بیلٹ باندھنی نہیں آئی موٹے دماغ والی کو،اواب نے غصے میں منہ میں بڑبڑایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اواب کو تیسری بار اپنی سیٹ بیلٹ باندھنی پڑ رہی تھی اور اسی وجہ سے اسے اب وہی لڑکی زہر لگ رہی تھی جو کچھ دیر پہلے اپنی خوبصورتی اور اداؤں کی بدولت اس کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

کچھ دیر بعد، سب مسافروں کے کانوں میں ہیڈ فونز چیک کرنے کے بعد تمام ائیر ہاسٹس بھی جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئیں اور پھر آناؤنسمنٹ کے چند منٹ بعد جہاز ٹیک آف کرنے لگا۔

اواب نے پینٹ کی جیب سے ببل نکالی اور منہ میں ڈال کر چبانے لگا۔ پھر اس نے پینٹ کی جیب سے دو اور ببل نکالیں اور بوڑھی عورت کو پیشکش کی۔

نہیں بیٹا۔ تم کھاو، عورت نے ببل لینے سے انکار کر دیا

کھالیں آنٹی۔ میرے ابو نے بتایا تھا کہ پلین ٹیک آف کے وقت ببل کھانے سے کانوں میں ہوا نہیں بھرتی، اس نے بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

کانوں میں ہوا بھرنے سے کیا ہوتا ہے؟ لڑکی نے اواب سے پوچھا۔

کومن سینس کی بات ہے، کانوں میں درد ہوتا ہے اور کبھی کبھی خون بھی نکلنے لگتا ہے،

اس نے طنزیہ انداز میں جواب دیا۔

شکریہ بیٹا، بوڑھی عورت نے اواب کی ہتھیلی سے۔بلز لیتے ہوئے کہا۔

اواب نے کھڑکھی کے شیشے سے باہر دیکھا تو اسے نیچے میدان، سڑکیں اور مکان نظر آ رہے تھے پھر آہستہ آہستہ زمین پر

بنے مکان چھوٹے اور پھر بہت چھوٹے نظر آنے لگے اور آخر زمین کے مناظر غائب ہو گئے اور ان کی جگہ سفید بادلوں نے لے لی۔

اچانک اناؤنسمینٹ ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا اعلان ہو رہا ہے؟ بوڑھی عورت نے اپنی بیٹی سے پوچھا۔

میں نے نہیں سنا امی، لڑکی نے جواب دیا۔

وہ کہہ رہے ہیں کہ اب ھم ہیڈ فونز اتار سکتے ہیں، اواب نے لڑکی کا جواب سن لیا تھا۔

اواب نے ہیڈ فونز اتار کر اپنی سامنے والی سیٹ کے پیچھے لگی ایک بڑی جیب میں واپس ڈالے اور اسی جیب سے اوپر لگے آئی پیڈ کو آن کرنے کی کوشش کی۔آئی پیڈ پر موویز کی آپشن پر ٹیپ کیا تو کچھ ہالی ووڈ فلموں کی آپشنز آئیں۔اس نے دوبارہ اسی جیب سے

ہیڈ فونز نکالے اور آئی پیڈ سے کنکٹ کرنے کے بعد کیپٹن امیریکہ: دی وِنٹر سولجر مووی لگا کر دیکھنے لگا۔

کچھ دیر بعد، بوڑھی عورت اواب کو متوجہ کرنے کے لیے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلانے لگی۔

جی کہیں، اواب نے ہیڈ فونز کانوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

بیٹا! ہمیں بھی یہ چلانا سکھا دو، بوڑھی عورت نے اواب سے کہا۔

یہ دیکھیں، یہ ایسے آن ہو گا اور ﴿کچھ دیر کی خاموشی کے بعد﴾ اب آپ اپنی مرضی کی مووی لگا لیں۔

ہیڈ فونز یہ آپکی سیٹ کے آرم پر جو پورٹس ہیں ان میں لگیں گے، آواب نے بوڑھی عورت کو بتایا۔

پر یہاں تو صرف انگلش موویز ہیں امی، لڑکی نے اداسی میں کہا۔

چھڈ فیر، دفع مار، بوڑھی عورت نے اپنی بیٹی سے کہا۔

اواب نے ایک بار پھر سے اپنے دونوں ہونٹ دانتوں میں دے کر ہنسی روکتے ہوئے

ہیڈ فونز کانوں پہ لگائے اور مووی دیکھنے لگا۔

کچھ دیر بعد، میل اور فیمیل ائیر ہاسٹس ڈنر سرو کرنے لگے۔ایک فیمیل ائیر ہاسٹس نے اواب، بوڑھی عورت اور اس کی بیٹی کو ایک ایک ڈبہ دیا اور آواب کے کہنے پر اس کا میز بھی نکال کر سیٹ کر دیا۔

میم! مائی آلسوڈو، لڑکی نے ائیر ہاسٹس سے کہا۔

اے انگریزی ہم شرمندہ ہیں

تیرے قاتل آج بھی زندہ ہیں

اواب نے ہنسی روکتے ہوئے یہ شعر سوچا۔

سر! کین یو سیٹ دا ٹیبل فور ہر؟ائیر ہاسٹس نے اواب سے پوچھا۔

شور،اواب نے مسکرا کر کہا۔

میں آنٹی کا ٹیبل سیٹ کرتا ہوں۔آپ اچھے سے دیکھنا اور پھر ویسے ہی اپنا ٹیبل سیٹ کر لینا،اواب نے لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ویسے یہ ایئر ہاسٹسز ہیں بہت کمال،لوگوں کی ٹوٹی پھوٹی اور اتنی خراب انگلش بھی سمجھ

جاتی ہیں،اواب نے کھانے کے ڈبے کا ڈھکن ہٹاتے ہوئے سوچا۔

سر!ڈو یو وآنٹ سم جوس،کالڈرنک اور واٹر؟ میل ائیر ہاسٹس نے اواب سے پوچھا۔

گومی سم جوس پلیز،اواب نے میل ائیر ہاسٹس کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔

میم وٹ ڈو یو وآنٹ؟ میل ائیر ہاسٹس نے بوڑھی عورت سے پوچھا۔

وی وآنٹ جوس،لڑکی نے فوراً سے میل ائیر ہاسٹس کو جواب دیا۔

شکر ہے کوئی ایک سہی سینٹینس تو ٹھیک بولا اس نے،اواب نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا!تم لندن کیوں جا رہے ہو؟بوڑھی عورت نے ڈنر کرتے ہوئے اواب سے پوچھا۔

میں پڑھنے کے لیے لندن جا رہا ہوں آنٹی،اواب نے فخر سے بتایا۔

ماشاللہ!۔میرا بیٹا لندن میں اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے۔اس کی بیوی بیمار ہے۔وہ نوکری کرتا ہے تو اپنی بیوی کا خیال نہیں رکھ سکتا۔اس نے مجھ سے کہا کہ جب تک اس کی بیوی بیمار ہے میں اور میری بیٹی اس کے پاس آکر رہیں۔اسی لیے میں لندن جا رہی ہوں،؟بوڑھی عورت نے اواب کو بتایا۔

صحیح،اواب نے ڈنر کرتے ہوئے جواب دیا۔

تم پاکستان میں کہاں رہتے ہو؟لاہور میں؟بوڑھی عورت نے جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے اواب سے پوچھا۔

جی،اواب نے جواب دیا۔

اچھا میں بھی لاہور میں رہتی ہوں اپنی اس بیٹی اور ایک بیٹے کے ساتھ۔ان کے ابو کو فوت ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔

میرا ایک بیٹا نمل یونیورسٹی سے کوئی بینک والی پڑھائی کر رہا ہے،بوڑھی عورت نے فخر سے اواب کو بتایا۔

اچھا!اواب نے مسکرا کر جواب دیا۔

اور اس نے اس سال فیشن ڈزائنگ میں ایڈمیشن لیا ہے،گجرات یونیورسٹی میں،چھٹیاں لی ہیں تین مہینے کی،بوڑھی عورت نے بیٹی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جی اچھا،اواب نے جوس کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے جواب دیا۔

چھوٹے بیٹے کی پڑھائی مکمل ہو جائے تو وہ بھی بڑے بیٹے کے پاس لندن آجائے گا اور

یہیں نوکری کرے گا۔اس کے لیے رشتہ تلاش کر رہی ہوں۔دو سال تک اس کی شادی کر کے میں بھی اپنے بیٹوں کے ساتھ لندن آکر رہوں گی،بوڑھی عورت نے بیٹی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تم پڑھائی مکمل کر کے لندن میں ہی رہو گے؟؟بوڑھی عورت نے واب سے پوچھا۔

میں نے ابھی کچھ سوچا نہیں اس بارے میں،اواب نے جواب دیا۔

اچھا۔دراصل،میں سوچتی ہوں کے لندن میں ہی رہنے والا لڑکا دیکھوں اس کے لیے اسطرح یہ بھی میرے پاس ہو گی،بوڑھی عورت نے اواب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

پر میں تو منگنی شدہ ہوں،اواب نے فوراً سے جواب دیا۔

اواب کی بات سن کر بوڑھی عورت کے چہرے پر موجود شفقت کے تاثر غصے میں تبدیل ہو گئے اور پھر اس نے غصے میں اپنی نظریں پھیر لیں۔

کچھ دیر بعد،جہاز کی کچھ لائٹس آف کر دی گئیں اور کئی مسافر سونے لگے۔اواب بھی کچھ دیر کے لیے سو گیا۔

سر! پلیز ویک اَپ۔ سر! سر! پلیز ویک اَپ، ائیر ہاسٹس نے اواب کو اُٹھانے کی کوشش کی۔

وَٹ ہیپنڈ؟ وَٹ ہیپنڈ؟ اواب ڈر کر چلایا۔

کام ڈاون سر!، ایوری تھنگ اِز فائن۔ کائنڈلی بکل یور سیٹ بیلٹ سر!، ائیر ہاسٹس نے اواب سے کہا۔

تھوڑی دیر بعد، جہاز لینڈ ہو گیا۔ اواب نے موبائل آن کیا تو لاہور کا وقت صبح کے چھ بج کر آٹھ منٹ ہو رہا تھا جبکہ لندن کا وقت صبح دو بج کر آٹھ منٹ ہو رہا تھا۔ اواب دوسرے مسافروں کو فولو کرتے ہوئے ایک ہال میں پہنچا۔ اچانک اواب کو اس کے والد کے دوست کا بیٹا سمیر سامنے سے آتا دِکھائی دیا۔ سمیر لندن ائیر پورٹ پر کسٹم آفیسر تھا۔

اواب تم وہاں بینچ پر جا کر بیٹھو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ سمیر نے اس سے پاسپورٹ اور ویزا لیتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد، سمیر اواب کے پاس آیا۔

چلو چل کر اب تمہارا ٹے-چ کیس لیتے ہیں، سمیر نے اواب سے کہا۔

تے-چ کیس لے کر جب اواب اور سمیر پارکنگ ایئریا میں پہنچے تو وہاں گاڑی کے قریب سمیر کے والد کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

سمیر کے والد اپنی پہلی شادی کے بعد ملازمت کی غرض سے لندن آئے تھے اور پھر انھوں نے گرین کارڈ کے لیے لندن میں سمیر کی والدہ سے شادی کر لی۔ پہلی بیوی سے ان کے دو بچے ہیں مگر سمیر کی والدہ شادی کے بعد انہیں اپنی پہلی بیوی اور بچوں سے ملنے نہیں دیتی تھی جب بھی وہ اپنی پہلی بیوی اور بچوں سے فون پر بات کرنے کی کوشش کرتے سمیر کی والدہ انہیں پولیس کی دھمکی دیتی۔ سمیر کے والد اپنی پہلی بیوی اور بچوں سے مل نہ سکے اس لیے سمیر کی والدہ نے انہیں اپنے ماں باپ اور اکلوتے بھائی سے بھی رابطہ رکھنے نہیں دیا۔ سمیر کے والد میرے بابا کے زریعے اپنی بیوی اور بچوں کی خیریت معلوم کرتے تھے مگر دو سال پہلے سمیر نے اپنی والدہ کو سمجھایا اور اپنے والد کو پاکستان لے جا کر ان کی پہلی بیوی اور بچوں سے ملوایا۔ سمیر اور اس کے والد اواب کے گھر بھی آئے اور اسی دوران اواب اور سمیر کی اچھی دوستی ہو گئی۔ سمیر کے ابو حسن کے بہت اچھے دوست تھے اور یہی وجہ تھی کہ جب انہیں اواب کے آنے کا پتا چلا تو

انہوں نے اواب کو اپنے گھر رہنے کی پیشکش کی۔

اسلام علیکم اچھی انکل! اواب نے سمیر کے والد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وعلیکم سلام برخودار! کیسا رہا سفر؟ اچھی انکل نے شفقت بھرے لہجے میں پوچھا۔

سفر تو ٹھیک رہا انکل بس تھوڑا تھک گیا ہوں، اواب نے جواب دیا۔

ہاہاہا ١ آخر آٹھ گھنٹے کا سفر تھا، تھکاوٹ تو ہو گی ہی، اچھی انکل نے ہنس کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

اوکے برو، میں اب واپس ڈیوٹی پر جا رہا ہوں۔ تم ڈیڈی کے ساتھ گھر جاؤ اور آرام کرو مجھے آٹھ بجے جاب سے آف ہو گا تو میں نو بجے سے پہلے گھر پہنچ جاوں گا۔ پھر مل کر باتیں کریں گے، سمیر نے اواب سے گلے ملتے ہوئے کہا۔

سی یو، سمیر نے جاتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر میں اواب اور اچھی گھر پہنچ گئے۔ سمیر کی والدہ نے ان کا استقبال کیا۔ کچھ دیر سمیر کے والدین کے ساتھ ٹی۔وی لاونج میں بیٹھنے کے بعد اواب اپنے کمرے میں آ گیا اور فریش ہو کر سو گیا۔ پھر شام کو اس نے سمیر کے ساتھ چائے پی اور گپ شپ کی۔

اچھااواب ایک بات تو بتاو، سمیر نے نیوز پیپر ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

جی پوچھیں،اواب سمیر کی جانب متوجہ ہوا۔

پاکستان میں بڑوں کو نام سے تو نہیں پکارتے، کیوں کہ میری چھوٹی بہنیں مجھے سمیر بھائی کہہ کر مخاطب کرتیں ہیں اور آپ کی اطلاع کے لیے میں آپ کو بتادوں کہ یہاں لندن میں بھی ہم پاکستانی اپنی ان روایات کا خیال رکھتے ہیں، سمیر کے لہجے میں طنز تھا۔

میں بھی آپ کو بھائی کہنا چاہتا تھا پر پھر مجھے خیال آیا کہ آپ کہیں برا نہ مان جائیں کیونکہ پاکستان میں کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جنہیں آنٹی،انکل،آپی یا بھائی کہو تو کہتے ہیں ویکھ ساڈے توں چھوٹا بن ریااے یا کیویں اپنی عمر لکاریااے، تو میں نے سوچا آپ بھی ویسے ہی ہوئے تو،اواب نے مزاحیہ انداز میں جواب دیا۔

ہا،ہا،ہا،ویری فنی، سمیر نے طنز کیا۔

اچھانا،آئندہ آپ کو سمیر بھائی کہوں گا،اواب نے لاڈ میں جواب دیا۔

چلو میں ڈیوٹی کے لیے تیار ہونے جارہاہوں۔ تم یاد سے اپنے گھر والوں سے بات کر لینا۔ حسن انکل کی دوپہر دو بجے ابو کو کال آئی تھی مگر تب تم سو رہے تھے، سمیر نے

اواب کو بتایا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔اواب بھی اپنے کمرے میں گیا اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنا موبائل فون اون کیا تو اسے یاد آیا کہ اس نے سمیر سے وائی فائی کا پاسورڈ تو پوچھا ہی نہیں۔وہ اٹھا اور ٹی۔وی لاونج میں گیا۔

اچھی انک ! وائی فائی کا پاسورڈ کیا ہے ؟اس نے صوفہ پر بیٹھے اچھی انکل سے پوچھا

پلیز ویٹ،آ۔۔۔۔۔۔،اچھی نے ریموٹ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

اواب صوفہ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

بیٹا یہی پاسورڈ ہے، سمیر کی والدہ نے اواب کو انتظار کرتے دیکھا تو جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہا،اچانک اچھی اواب کو دیکھ کر ہنسنے لگا۔

الو بنایا بڑا مزہ آیا،اچھی نے اواب کا مذاق بناتے ہوئے کہا۔

یہ کیسا پاسورڈ ہے ؟اواب نے حیرت میں کہا۔

یہ تمہارے اچھی انکل نے رکھا ہے۔یہ ہمیشہ ایسے عجیب پاسورڈز ہی رکھتے ہیں۔ان کے پاسورڈ جو بھی پہلی بار سنتا ہے تمہاری طرح ہی حیران ہو جاتا ہے، سمیر کی والدہ نے اسے بتایا۔

ہاہاہا ١ پاپا بتاتے تھے کہ اچھی انکل بہت مزاح کرتے ہیں پر یہ تو اِنھوں نے حد ہی کر دی،اواب نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے بیٹا۔اس سے پہلے والا پاسورڈ تو اور بھی عجیب تھا۔میری دوست اور اس کے ہزبنڈ ہمارے گھر آئے۔میں کچن میں تھی تو میری دوست کے شوہر نے ان سے پاسورڈ پوچھ لیا۔اِنہوں نے بتایا؛ہاہاہا،وَٹ آ جوک،یہ سن کر اُس کا ہزبنڈ غصہ میں آگیا اور اپنی بیوی کا نام چلانے لگا۔میں اور وہ کچن سے باہر آئے تو وہ اپنی بیوی کو جانے کا کہنے لگا اور اُسے بتایا کہ تمہاری دوست کے شوہر نے مجھ سے بتمیزی کی ہے،میں نے اس سے پاسورڈ پوچھا تو یہ مجھ پر ہنسنے لگا۔پھر میں نے اُنہیں بتایا کہ وہ آپ پر ہنسے نہیں ہیں بلکہ یہ ہمارا وائی-فائی کا پاسورڈ ہے۔

ہاہاہا!ہاہاہا!اواب قہقے لگا لگا کر ہلکان سا۔

بیٹا اواب!لندن کا ٹائم پاکستان سے چار گھنٹے پیچھے ہے۔وہاں اس وقت رات کا ایک بج

رہا ہو گا۔ تم اب صبح ہی پاپا کو فون کر لینا، اچھی نے اواب کو نصیحت کی۔

جی ٹھیک ہے انکل، اواب نے اچھی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا تو اور بتائیں آنٹی !، اس کے علاوہ بھی کوئی پاسورڈ رکھا تھا اچھی انکل نے؟ اواب نے سمیر کی والدہ سے پوچھا۔

جب میں نے انہیں ان کی فرسٹ وائف سے رابطہ رکھنے کے لیے منع کیا تو انہوں نے "مائی سیکنڈ وائف اِز آوچ"، وائی فائی کا پاسورڈ رکھ لیا، سمیر کی والدہ نے اواب کو بتایا اور پھر اچھی کو دیکھ کر منہ بسور لیا۔

یہ تو غلط بات ہے، اواب نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔

اب تو مجھے عادت ہو گئی ہے ان کے مذاق کی۔ جب نئی نئی شادی ہوئی تھی تب تنگ ہو جاتی تھی۔ اب تم ہی بتاؤ، میں نے ان سے پوچھا؛ آپ کو کون سا رنگ پسند ہے؟ کہتے اُڑے اُڑے، بھلا سیدھی طرح لائٹ کلرز بول دو۔

ہاہاہا ؛ اواب نے قہقہ لگایا۔

پھر ایک دفعہ میں نے پوچھا؛ آپ کو پھول کون سا پسند ہے؟ کہتے گوبھی کا۔

ہاہاہا ؑ اواب نے زور سے قہقہ لگایا۔

تو میں نے تنگ ہی ہونا تھا نا؟ سمیر کی والدہ نے اواب سے پوچھا۔

ہاہاہااواب اپنی ہنسی روک نہیں پا رہا تھا۔

۱۰ دسمبر، ۲۰۱۵ء کی صبح، اواب پوری آستین والی پلین بلیک ٹی شرٹ، ہلکے بادامی رنگ کی پینٹ اور سنیکرز زیب پہنے، ایک کندھے پر سٹوڈنٹ بیگ ڈالے ناشتے کی میز پر آیا۔ اس نے ٹی۔ شرٹ کی آستینیں اوپر کی جانب دھکیلیں ہوئیں تھیں جس کی وجہ سے اس کی کہنیوں سے اوپر بازو کے گرد کچھ چنٹیں پڑ گئیں تھیں جو اس کی لک کو اور بھی سٹائلش بنا رہیں تھیں۔ بلیک ٹی شرٹ اواب کے گورے رنگ پر جچ رہی تھی۔

شیک لک، سمیر کی والدہ نے اواب کی ڈریسنگ دیکھتے ہوئے کہا۔(Chic)

ناشتے کے بعد، اچھی انکل اور اواب کا سس بزنس سکول، لندن روانہ ہوئے۔

گرمی کا موسم تھا، صبح آٹھ بجے اواب ادارے میں داخل ہوا اور سینئر سٹوڈنٹ کی مدد سے اُس کلاس میں داخل ہو گیا جہاں آج اسے رجسٹریشن کے لیے بلایا گیا تھا۔ اواب کو کلاس کی اینٹریس میں ایک پاکستانی لڑکا نظر آیا جس کا نام یاسر تھا۔ تھوڑی سی گفتگو کے

بعد دونوں کلاس میں آکر بیٹھ گئے اور گپ شپ کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد، اواب نے اپنے دائیں طرف بینچ پر بیٹھی ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا۔ گورا رنگ، ہلکے بھورے بال، سر پر سفید ریشمی دوپٹہ، گول چہرہ، قدرتی لال ہونٹ، گلابی رخسار اور چھوٹی آنکھیں جنہیں اکیلے دیکھو تو عام سی مگر اس کے چہرے پر جچ رہیں تھیں۔ وہ خاموش بیٹھی دوسرے ہم جماعت لڑکے لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔ اواب کافی دیر اسے دیکھتے رہا۔

کتنا دیکھے گا یار؟ بس بھی کر، یاسر نے اواب سے کہا۔

کتنی خوبصورت ہے یار! ،اواب نے جواب دیا۔

ہاں مگر کرسچن ہے، یاسر نے اواب کو بتایا۔

تو کیا ہوا، مسلمان بھی بن سکتی ہے، اواب نے محبت بھری نظروں سے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بونگیاں نہ مار یار! ،یہ نہ ممکن ہے، یاسر نے اواب کا مذاق اڑایا

جی نہیں، اسی سے شادی کروں گا میں، اواب نے بڑی خوداعتمادی سے کہا۔

چار سال گزر گئے۔

آج فیرول پر میں ہمت کر کے علینہ سے بات ضرور کروں گا،اواب نے فیرول کے لیے تیار ہوتے ہوئے سوچا۔

ہال میں پہنچ کر اواب اپنے دوستوں سے ملا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔اچانک اس کی نظر علینہ پر پڑی۔

علینہ نے رویل بلیو رنگ کی میکسی پہنی ہوئی تھی جو اس کے گورے رنگ پر بہت جچ رہی تھی۔کھلے ہلکے بھورے بالوں میں لوز کرلز،کانوں میں سفید موتی کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس،ایک ہاتھ میں گھڑی اور دوسرے ہاتھ میں سفید موتیوں کا بریسلیٹ اس کی خوبصورتی میں آضافہ کر رہا تھا۔اواب آج اس پر سے اپنی نظر ہٹا نہں پا رہا تھا۔

ہن نظر لا کے ہی بس کریں گا،اواب کو ایسے گھورتے دیکھ یاسر نے کہا۔

آج میں نے اس سے ہر حال میں بات کرنی ہے،اواب نے علینہ کو دیکھتے ہوئے یاسر سے کہا۔

میں یہ پچھلے آٹھ سمیسٹرز سے سن رہا ہوں، چار سال تک تو تو بات کر نہیں سکا، یاسر نے اواب کو جواب دی

ہمت نہیں ہوتی تھی یار، وہ بھی تو لڑکوں سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی بس کام سے کام رکھتی تھی۔ میں ڈرتا تھا کہ ناراض نہ ہو جائے، اواب نے یاسر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تو اب بھی تو وہ ویسی ہی ہے، اب تجھے ڈر نہیں لگ رہا اس کی ناراضگی سے؟ یاسر نے حیرت سے پوچھا۔

یار! اگر آج نہیں کہا تو کبھی نہیں کہہ سکوں گا۔ آج تو یا آر یا پار، اواب نے جوش میں جواب دیا۔

یا آر یا پار نہیں یا ذلت یا مسرت کہہ، یاسر نے اواب کو نتائج سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

جو بھی ہو اپنے دل کا حال آج میں اسے بتا کر رہوں گا۔ اواب نے یاسر کی بات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے کہا۔

یار! ایسا کیا ہے اس لڑکی میں جو تو اس قدر پاگل ہو گیا ہے اس کے لیے کہ یہ بھی نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمجھ رہا کہ وہ غیر مسلم ہے، تیرے گھر والوں نے اسے اپنانے سے انکار کر دیا تو؟اور تو گھر والوں کو چھوڑ، کیا علینہ مانے گی؟ یاسر نے اکتا کر پوچھا۔

گھر والوں کو میں منالوں گا رہی بات علینہ کی تو یہ تو علینہ خود ہی بتا سکتی ہے، اواب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

یار! میں سیریس بات کر رہا ہوں اور تو مسکرا رہا ہے، یاسر نے اکتا کر کہا۔

میں بھی بہت سیریس ہوں علینہ کو لے کر یار!، اواب نے سنجیدہ ہو کر بتایا۔

مجھے علینہ بہت پسند ہے، اس کی سادگی، معصومیت میرے دل کو بھا گئی ہے یار!۔ میں اس کی شرافت اور باکرداری پر فدا ہوں۔ سر پر دوپٹہ رکھتی ہے۔ پاکستانی مسلم لڑکیاں یہاں لندن میں برا ہنہ لباس پہن کر گھومتی پھرتی ہیں اور یہ کرسچن ہونے کے باوجود۔ ہمیشہ پورا لباس پہنتی ہے۔ آج میکسی میں بھی نو بوڈی شو۔

مسلم لڑلیاں یہاں کیسے لڑکوں کے ساتھ بے تکلف ہوتی ہیں جبکہ علینہ ایسا نہیں کرتی۔ مجھے ضرورت کے تحت بات کرنے سے نہیں بے تکلفی سے اعتراض ہے۔ اس کی نیک سیرت نے مجھے اس کا دیوانہ بنا دیا ہے۔ شی از مائی چوائس۔ آئی وانٹ آلا ئف

پارٹنر لائک ہر اور اگر اللہ نے چاہا تو علینہ بھی مان جائے گی۔نہ مانی تو میں یہ مان لوں گا کہ اللہ کو ہمارا ساتھ نہیں منظور،اواب نے تسلی بخش جواب دیا۔

ہممم! Now it makes sense۔یاسر نے اواب کی بات سمجھتے ہوئے کہا۔(ناواٹ میک سینس)

پر تو اس کی فیملی کے بارے میں کچھ جانتا ہے؟ یاسر نے تجسس میں سوال کیا؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ایک دن علینہ کی دوست،رباب،سے باتوں باتوں میں پوچھا تھا۔میں نے اس سے پوچھا تھا کہ علینہ اردو زبان میں بات کیسے کر لیتی ہے؟رباب نے بتایا کہ اس کی امی پاکستانی نرس تھیں۔جاب کی وجہ سے لندن آئیں اور پھر اس کے والد،جو کہ لندن کے نیشنل تھے،سے شادی کر لی اور لندن سیٹل ہو گئیں لیکن جب علینہ دس سال کی تھی تو ان دونوں نے طلاق لے لی۔علینہ کی پرورش اس کی ماں نے ہی کی ہے اس وجہ سے علینہ کو اردو زبان سمجھ اور بولنی آتی ہے۔میرے پوچھنے پر اس نے یہ بھی بتایا کہ اس کی ماں نے پانچ سال پہلے دوسری شادی کر لی جسکی وجہ سے علینہ نے گھر چھوڑ دیا اور پرائیویٹ ہاسٹل میں رہنے لگی،اواب نے یاسر کو بتایا۔

اچھا، اچھا! شاید اس وجہ سے وہ پارٹ ٹائم جاب بھی کرتی ہے، یاسر نے اواب کی باتوں سے اندازہ لگایا۔

)اواب نے کہا۔May b، ے بی(

چل بُفے کھاتے ہیں، اواب نے یاسر سے کہا۔

فیرول پارٹی اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ اچانک اواب نے علینہ کو ہال سے باہر جاتے دیکھا تو اس کے پیچھے بھاگا۔

علینہ! علینہ!

علینہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اواب اس کا نام پکار رہا تھا۔

کیا ہوا مسٹر اواب؟ از ایوری تھنگ فائن؟

علینہ! آئی وانا ٹاک ٹو یو آباوٹ سمتھنگ امپورٹینٹ۔

جی کہیے، علینہ نے کہا۔

کیا ہم یونیورسٹی کے سامنے کیفے میں چل کر بات کر سکتے ہیں؟ دیکھو منع مت کرنا، بہت ضروری بات کرنی ہے، اواب نے منت کی تو علینہ اواب کے ساتھ کیفے چلنے پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امادہ ہو گئی۔

اواب نے دو کیپچینو آرڈر کیں۔

علینہ میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں تمھیں بہت پسند کرتا ہوں، میں

میں جانتی ہوں، علینہ نے اواب کا جواب کاٹتے ہوئے بتایا۔

مگر کیسے اور کب سے؟اواب نے تجسس میں پوچھا۔

فرسٹ سمیسٹر سے، علینہ نے اواب کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

تو پھر تم اس بارے میں کیا سوچتی ہو؟اواب نے تجسس سے پوچھا۔

کچھ بھی نہیں، علینہ نے فوراً جواب دیا۔

علینہ کے جواب سے اواب کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔

چلو اب سوچ لو، اواب نے پھر سے کوشش کی۔

مسٹر اواب آپ اچھے انسان ہیں مگر ہم دونوں کے مذاہب اور عقائد مختلف ہیں

جب دو لوگ ایک دوسرے سے سچی محبت کرتے ہیں تو ان کے مذاہب بھی ایک ہو جاتے ہیں، اواب نے علینہ کی بات کاٹ کر کہا۔

واہ! کیا کہنے ہیں آپ کے، علینہ نے طنز کیا۔

سر! آپکا آرڈر، ویٹریس اواب سے مخاطب تھی۔

اواب نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹریس کو میز پر کپ رکھنے کی اجازت دی۔

دونوں قافی پینے لگے۔

اچھا! مجھے یہ بتایئے کہ کیا آپ اپنا مذہب بدلنے کے لیے تیار ہیں؟ علینہ نے قافی کا کپ میز پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

علینہ کے لہجے اور چہرے کے تاثرات سے اواب یہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اواب کی یہ بات ہضم نہ ہوئی تھی۔

نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اسلام قبول کر لو اور مسلمان ہو جاؤ۔

محبت کا دعویٰ آپ نے کیا ہے اور مذہب میں بدل لوں، غصے سے اس کی آواز اونچی ہو گئی تھی۔

کیونکہ صرف اسلام کو اللہ نے بطور مذہب پسند کیا ہے۔یہ جانتے ہوئے میں کوئی اور مذہب قبول نہیں کر سکتا۔ــــــــــــاگر تم اسلام قبول کر لو تو ہم دونوں شادی کر لیں گے،اواب نے نرم لہجے میں کہا۔

تم کیسے کسی مذہب کے بارے میں ایسا کہہ سکتے ہو،اواب کی بات نے علینہ کو آگ بگولا کر دیا تھا۔

ایکسکیوزمی،درمیانہ قد،گورانورانی چہرا،نیوی بلیو رنگ کی شرٹ اور سفید پینٹ پہنے ایک لڑکا علینہ سے مخاطب تھا۔

وَٹ؟علینہ نے لڑکے کو دیکھتے ہوئے غصے میں کہا۔

اگر آپ صحیح معنوں میں کرسچن ہیں اور صحیح معنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی تعلیمات پر عمل کرتیں ہیں تو اللہ کے حکم سے آپ جنت میں جائیں گی۔مگر اگر آپ چرچ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں تو آپ جہنمی ہیں کیونکہ چرچ وہ تعلیم نہیں دیتا جو حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے دی ہے۔چرچ سکھاتا ہے کہ (معاذاللہ) حضرت عیسیٰ علیہ سلام اللہ کے بیٹے اور خدا ہیں اور اللہ نے اسے جنا ہے جو کوئی بھی اس پر یقین رکھے گا وہی کرسچن ہو گا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے بائبل میں کبھی خدا ہونے کا دعویٰ

نہیں کیا اور نہ ہی یہ کہا کہ اللہ نے انہیں جنا ہے، لڑکے نے علینہ سے کہا۔

آپ ہیں کون اور جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اسے ثابت کر سکتے ہیں؟ علینہ نے تجسس میں پوچھا۔

میں اپکا جونیئر ہوں۔ میرا نام یزدانیار ہے۔ میں ایک عربی ہوں۔ میں نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ سب بائبل میں بھی لکھا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ سلام گوسپل آف جان، چیپٹر نمبر چودہ، ورس نمبر اٹھائیس میں کہتے ہیں:

"میرا خدا مجھ سے بڑا ہے"۔

۔ گوسپل آف جان میں چیپٹر نمبر دس، ورس نمبر انتالیس میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام دوبارہ کہتے ہیں:

"میرا خدا سب سے بڑا ہے"۔

بک آف ایکٹس چیپٹر نمبر دو، ورس نمبر بائیس میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام پھر کہتے

ہیں:

"اے بنی اسرائیل! اس بات کو سنو، عیسیٰ علیہ سلام وہ آدمی ہے جسے اللہ نے چُنا ہے آپ لوگوں میں سے اور ان کے ذریعے نشانیاں (معجزے) دکھائے جسے اللہ نے کیا اور آپ نے اس کی شہادت دی"۔

گوسپل آف جان چیپٹر نمبر چودہ، ورس نمبر چوبیس میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کہتے ہیں:

"آپ جو میرے الفاظ سن رہے ہیں وہ میرے نہیں ہیں بلکہ میرے خدا کے ہیں جس نے مجھے بھیجا ہے"۔

گوسپل آف میتھیو چیپٹر نمبر بارہ، ورس نمبر اٹھائیس میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کہتے ہیں:

"میں شیطانوں کو بھگاتا ہوں اللہ کی مدد سے"۔

گوسپل آف جان میں، چیپٹر نمبر سترہ، ورس نمبر تین میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام صاف صاف کہتے ہیں:

"یہ زندگی ہمیشہ کے لیے ہے اور آپ جان لو کہ خدا ایک ہے اور خدا نے اس عیسیٰ کو بھیجا ہے"۔

ان ورسیز سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے کبھی خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ صرف ایک خدا کی عبادت کا حکم دیا۔

اگر عیسیٰ علیہ سلام خدا نہیں ہیں تو پھر کیا ہیں؟ علینہ نے تجسس میں سوال کیا

حضرت عیسیٰ علیہ سلام اللہ کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ پیغمبر یعنی خدا کی بات لوگوں تک پہچانے والا۔ اس کی گواہی بھی ہمیں بائبل میں ملتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ سلام خود بائبل میں گوسپل آف جان، چیپٹر نمبر پانچ، ورس نمبر تیس میں صاف صاف کہتے ہیں:

"میں اپنے آپ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں، جس طریقے سے میں سنتا ہوں اس طریقے سے فیصلہ کرتا ہوں اور میرا فیصلہ حق (خدا) کا ہے۔ چونکہ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کہتا ہوں، جو کچھ میرے خدا نے کہا ہے، جو کچھ میرا خدا چاہتا ہے وہ میں کہتا ہوں"۔

اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی ان تعلیمات پر یقین نہیں رکھتیں تو آپ صحیح

کر سچن نہیں ہو سکتیں، یزدانیار نے علینہ کو آگاہ کیا۔

اواب اور علینہ چند سیکنڈز خاموشی سے یزدانیار کو دیکھتے رہے۔

چند سیکنڈز بعد، اواب نے خاموشی توڑی اور بولا: ہم مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ سلام اور ان کی ان تعلیمات پر یقین رکھتے ہیں مگر ہم اللہ کے بھیجے دوسرے تمام پیغمبروں پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے آخری نبی اور ان ﷺ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

بلکل رکھتے ہیں۔اور حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے بھی نبیوں کے نبی، خاتملنبین حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانے کا کہا ہے، یزدانیار نے اواب سے کہا۔

کیا یہ بھی بائبل میں لکھا ہے؟ علینہ نے یزدانیار سے پوچھا۔

جی بلکل، حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے خود بائبل میں خاتملنبین حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی بشارت دی، یزدانیار نے بڑی خوداعتمادی سے جواب دیا۔

کیا آپ کوئی ریفرینس دے سکتے ہیں؟، علینہ نے تجسس میں پوچھا۔

ہاں کیوں نہیں۔بائبل یعنی انجیل کے لفظی معنی "بشارت" کے ہیں۔حضرت عیسیٰ

علیہ سلام در حقیقت خاتملنبین حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دینے ہی آئے ہیں کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا۔ عیسائیت میں دو الفاظ ہیں: کینولیکل اور انجیلِ بردباس۔ کینولیکل میں صرف چار انجیل ہیں جبکہ باقی انجیل، انجیل بردباس کہلاتی ہیں۔ انجیل بردباس وہ انجیل ہیں جس میں گویا ہر صفحے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت موجود ہے۔ کینولیکل میں جو چار انجیل موجود ہیں ان میں عیسائیوں نے وقتاً فوقتاً تبدیلیاں کیں لیکن پھر بھی وہ نیو ٹیسٹامینٹ، لیٹسٹ بائبل، میں سے چند بشارتیں نکال نہیں سکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ سلام گوسپل آف جان، چیپٹر نمبر چودہ، ورس نمبر سولہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی بشارت یوں دیتے ہیں:

"میں خدا سے دعا کروں گا کہ وہ تمہارے لیے ایک کمفرٹر (تسلی دینے والا) بھیجے"۔

گوسپل آف جان، چیپٹر نمبر پندرہ، ورس نمبر چھبیس میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کہتے ہیں:

"اور جب میں خدا سے دعا کروں گا اور جب وہ کمفرٹر (تسلی دینے والا) بھیجے گا تو وہ تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے گا"۔

گریک بائبل میں پیریکلوٹس لفظ استعمال کیا گیا جسکے معنی ہیں تعریف کے قابل۔ پھر

جیمز پادری نے اس لفظ کو پیرا کلیٹس میں تبدیل کر دیا جس کے معنی ہیں شفاعت کرنے والا یا نجات دلانے والا۔ سَن اٹھارہ سو اکیاسی میں اسے پیرا کلیٹ کر دیا گیا۔ پیرا کلیٹ یعنی کمفرٹر۔ آج کی بائبل میں بھی کمفرٹر لفظ موجود ہے۔ ان سب الفاظ کا معنی تعریف کے قابل ہی ہے اور حضور ﷺ کے زمینی نام محمد اور آسمانی نام احمد کے معنی بھی انتہائی تعریف کے قابل ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے کمفرٹر محمد ﷺ کو کہا ہے، یزدانیار نے علینہ کو بتایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علینہ اور احسن بہت غور سے یزدانیار کی باتیں سن رہے تھے۔

یہاں کمفرٹر سے مراد ہولی سپرٹ یعنی خدا ہے نہ کہ محمد، سمجھے آپ، علینہ نے تیش میں آکر کہا۔

بلکل نہیں۔ اگر ہم تجزیہ کریں تو حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے گوسپل آف جان، چیپٹر نمبر سولہ، ورس نمبر سات میں کہا ہے:

"میں آپ سے دور چلا جاؤں گا۔ اگر میں دور نہ گیا تو کمفرٹر آپ کے پاس نہیں آئے گا، جب میں جاؤں گا تو اُنہیں آپ کے پاس بھیجوں گا'۔

تو آپ غور کرو کہ خدا تو حضرت عیسیٰ علیہ سلام سے پہلے ہے تو پھر ان کے بعد میں خدا تو نہیں آسکتا اور خدا تو ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ تو کہیں گیا ہی نہیں تو پھر آئے گا کیوں؟ یزدانیار نے علینہ سے سوال کیا۔

علینہ کچھ دیر تک خاموشی سے یزدانیار کو دیکھتی رہی۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے خود حضور ﷺ کی بشارت دی ہے تو پھر تو عیسائیوں کو محمد ﷺ کی تعلیمات پر بھی عمل کرنا چاہیے، اواب نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

ہاں بلکل۔ حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے اس کے بارے میں گوسپل آف جان، چیپٹر نمبر سولہ، ورس نمبر بارہ، تیراں اور چودہ میں کہا ہے:

"میں آپ کو بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں لیکن آپ ابھی وہ سب نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جب وہ سچائی کی روح آئے گا، وہ آپ کو راہ دکھائے گا۔ وہ خود سے کچھ نہیں بولے گا، جو کچھ

وہ خدا سے سنے گا، وہی بولے گا۔ وہ آپ کو ان چیزوں کے بارے میں بتائے گا جو آ گے آئیں گی"۔

علینہ کو متوجہ دیکھ اواب نے ہمت کر کے کہا: تو پھر تو انہیں محمد ﷺ کی پیروی کرنی چاہیے اور محمد ﷺ مذہبِ اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اس لیے عیسائیوں پر بھی فرض ہے کہ وہ اسلام کو بطور مذہب قبول کریں اور مسلمان ہو جائیں۔

جی بلکل درست کہا آپ نے، یزدانیار نے فوراً اواب کو جواب دیا۔

یہ سن کر علینہ کا چہرا غصے سے لال ہو گیا۔ علینہ کا غصے سے لال چہرہ دیکھ کر یزدانیار نے علینہ کو پر سکون کرنے کے لیے مزید وضاحت دینا شروع کر دی۔

دیکھیں محترمہ! خدا کی طرف سے ہر دور کے لوگوں کے لیے نبی بھیجے گئے جو خدا کے حکم سے ان کو اس دور کی مشکلات کا حل بتاتے تھے۔ جب کوئی نبی چلا جاتا تو فوراً کوئی اور نبی اس کی جگہ بھیجا جاتا مگر حضرت عیسیٰ علیہ سلام وہ واحد نبی ہیں جن کہ بعد 600 سال تک کوئی نبی نہیں آیا اور 600 سال بعد خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ دنیا میں اس وقت سے لے کر قیامت تک کے لوگوں کی رہنمائی کے لیے بھیجے گئے۔ اس کی دلیل قرآن پاک اور انجیل دونوں میں ملتی ہے۔

قرآن مجید میں خدا خود فرماتا ہے:

"کہ ہم نے مکمل کیا تم (محمد ﷺ) پر دین اپنا اور تمہارے لیے پسند کیا اسلام کو دین"۔

قرآن مجید کی سورۃ العمران میں خدا خود فرماتا ہے:

"کہ عیسیٰ علیہ سلام ایک پیغمبر بھیجے گئے تھے صرف بنی اسرائیل کے لیے"۔

گوسپل آف میتھیو، چیپٹر نمبر تیراں، ورس نمبر چوبیس میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام خود کہتے ہیں:

"میں نہیں بھیجا گیا ہوں لیکن صرف بھٹکے ہوئے بنی اسرائیل کے پاس"۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہیں کوئی شخص عیسائی جب تک وہ خدا کو ایک، عیسیٰ کو نبی، قرآن کو آخری کتاب نہ مانے اور رسول ﷺ کی اطاعت نہ کرے۔ لیکن جب وہ ایسا کرتا ہے تو خود باخود مسلمان بن جاتا ہے ——————۔

اچانک علینہ اپنی کرسی سے کھڑی ہوئی، پرس کھولا، پیسے نکالے اور میز پر رکھے اور غصے

سے پرس بند کیا، پہنا اور تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔ اسے جاتا دیکھ اواب بھی اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا اور اس کا نام چلاتا ہوا اس کے پیچھے بھاگا۔ تھوڑا آگے جا کر علینہ نے ہاتھ سے ایک ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا اور ٹکیکسی میں بیٹھ کر چلی گئی۔

اواب کچھ فاصلے پر کھڑا دیکھتا رہا۔ چند منٹ بعد اس نے ایک ٹیکسی آتے دیکھی تو اسے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا۔ ٹیکسی تھوڑا آگے جا کر رُکی۔ اواب چل کر ٹیکسی کے قریب گیا، ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور اس میں بیٹھ گیا۔

لگتا ہے علینہ بہت ناراض ہو گئی ہے۔ شاید وہ مجھ سے کبھی شادی نہیں کرے گی تبھی بنا کچھ کہے چلی گئی مگر اس نے انکار بھی تو نہیں کیا۔ اب میں کیا کروں؟ کچھ سمجھ نہیں آ رہا، اواب ٹیکسی میں بیٹھا خود سے مخاطب تھا۔

اگلی شب، اواب کے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ اواب نے دروازہ کھولا۔

بیٹا! آ کر کھانا کھا لو، مسز اچھی نے اواب کو کہا۔

آنٹی میرا دل نہیں کر رہا، اواب نے جواب دیا۔

تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا، اب بھی کچھ نہیں کھا رہے ہو۔ ایسے تو طبیعت خراب ہو

جائے گی بیٹا! ، مسز اچھی نے پریشان ہو کر کہا۔

آپ فکر نہ کریں آنٹی، میں ٹھیک ہوں۔ جب دل کرے گا تو کچھ کھالوں گا، اواب نے اسے تسلی دی۔

اوکے، مسز اچھی نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

پھر سے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ اواب نے دروازہ کھولا۔ اچھی انکل کمرے میں داخل ہوئے۔

کیا بات ہے یار؟ صبح سے کمرے میں بند ہو، نہ کچھ کھا رہے ہو۔ میری بیوی نے کچھ کہا ہے تم سے؟ دیکھو اگر اس نے کچھ کہا ہے تو اگنور کر دو، میں بھی تو یہی کرتا ہوں۔

دراصل، دل کی بری نہیں ہے وہ بس زبان سے نیلا تھوتھا لگتی ہے۔ ناگن نہیں ہے،

انسان بھی زہرا لگتے ہیں۔ اتنے سال ہو گئے ہیں ہماری شادی کو اگر ناگن ہوتی تو کبھی تو کبھی ملتی مجھے اس کی، اچھی انکل نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

انکل آپ بھی نا، آنٹی نے مجھے کچھ نہیں کہا بلکہ وہ تو بہت اچھی ہیں۔ بس میرا دل نہیں کر رہا کچھ کھانے کا، اواب نے جواب دیا۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ اچھی نے اواب سے پوچھا۔

کوئی وجہ نہیں ہے۔ بس ایوی، اواب نے نظریں چڑاتے ہوئے جواب دیا۔

بریک اَپ ہو گیا ہے، اچھی نے پوچھا۔

ابھی کچھ شروع ہی کب ہوا تھا جو بریک اَپ ہوتا، اواب کی آواز میں مایوسی تھی۔

کیوں شروع نہیں ہوا؟ اچھی نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

وہ کرسچن ہے اور میں نے اسے اسلام قبول کرنے کے لیے کہا تاکہ وہ اور میں شادی کر لیں اور گھر والے اسے قبول کر لیں۔ پہلے تو وہ ناراض ہو گئی لیکن پھر ایک لڑکے نے بائبل اور قرآن سے حوالے دے کر اسے اسلام قبول کرنے کی تجویز دی مگر وہ غصے میں وہاں سے بغیر کچھ کہے چلی گئی۔ میں اس کے پیچھے گیا اسے رکنے کو کہا مگر اسنے کوئی توجہ نہیں دی اور ٹیکسی میں بیٹھ کر چلی گئی۔

تو تم اب کیا چاہتے ہو؟ اچھی نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

میں میں اُس کے مُنہ سے اس کا جواب سننا چاہتا ہوں، اواب نے اچھی کو بتایا۔

تو اسے فون کرو نہیں تو اس کے گھر چلے جاؤ، اچھی نے اواب کو مشورہ دیا۔

یہی تو مسئلہ ہے،نہ فون نمبر ہے نہ گھر کا پتا معلوم ہے مجھے،اواب نے پریشانی میں کہا۔

تو اُس کی کسی سہیلی کے پاس تو ہو گا نا،تم اُن میں سے کسی کی مدد لے لو،اچھی نے اواب کو مشورہ دیا۔

ایسا کرنے سے علینہ ناراض ہو سکتی ہے؟اواب نے مایوسی میں کہا۔ مگر

اگر اس کا جواب ہاں ہوا تو نہیں ہو گی اور اگر نہ ہوا تو پھر ناراض ہو وی جائے تے کی اے،اچھی انکل نے اواب کی ہمت باندھنے کے لیے کہا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔میں ٹرائے کرتا ہوں کہ اس کی دوست سے اسکا نمبر مل جائے،اواب نے کہا۔

اچھی نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔چلو اب کھانا کھانے چلو،

----☆--------------------------☆--------------------

---------☆-------------------------☆------------------

یاسر یار! میں بس تھوڑی دیر تک ریسٹورینٹ پہنچنے والا ہوں،اواب نے یاسر کو فون پر بتایا۔

اسلامُ علیکم!

وعلیکم سلام! اتنی دیر سے آیا ہے تو یار! ،حد ہوتی ہے ویسے،یاسر نے اواب کے گلے لگ کر کہا۔

بس یار! علینہ کو دیکھا میں نے ایک بُک سٹور کے کاونٹر پر۔میں اس سے دور تھا میں اس کے پیچھے بھاگا مگر جب تک میں کاونٹر تک پہنچتا وہ وہاں سے چلی گئی۔میں نے سٹور سے باہر نکل کر آس پاس دیکھا مگر وہ مجھے کہیں نظر نہیں آئی۔میں نے ایک بار پھر اسے کھو دیا۔

اواب! اواب! اوــــاب----! بس کر دے یار! ،بس کر دے، کب تک تو اس

کے لیے خود کو خوار کرتا رہے گا۔ان ساڑھے آٹھ مہینوں میں تو نے اس سے رابطہ کرنے کی کتنی بار کوشش کی، کئی بار اسے فون کیا،اس کے رینٹڈ گھر کے چکر لگائے،اس کی ماں کے گھر تک بھی گیا تو، مگر نہ تو کبھی اس نے تیرا فون اٹھایا،اپنا رینٹڈ گھر چھوڑ دیا اور اپنی ماں کے گھر بھی کبھی نہیں گئی وہ۔تو اس سب کا کیا مطلب ہے کہ اسے تجھ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔تو پھر تو کیوں یہاں رکا ہوا ہے اپنے وطن واپس کیوں نہیں چلا جاتا۔وہاں اپنی جاب کر،فیوچر بنا کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر سیٹل ہو جا۔بس چھوڑ دے اب یہ پاگل پن۔

میں کیا کروں یار!،مجھے ہر بار یہ امید رہتی ہے کہ وہ ایک روز مجھے ضرور مل جائے گی۔ وہ ہر وقت میرے ذہن پر سوار رہتی ہے۔کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔ہر وقت سوچتا ہوں یہ ٹرائے کرتا ہوں شاید اس طرح رابطہ ہو جائے۔مگر آج اُسے دیکھ کر لگا کہ وہ اپنی زندگی میں گم ہے اسے تو شاید میں یاد بھی نہ ہوں۔

یہی تو میں تجھے کہہ رہا ہوں۔دیکھ میری بات سمجھنے کی کوشش کر۔ا چھی انکل بھی تیرے لیے پریشان رہتے ہیں۔انھوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں تجھے سمجھاؤں کے اس لڑکی کے پیچھے اپنی زندگی خراب نہ کرے اور اگر تو نہیں سمجھتا تو وہ تیرے والد کو

اس بارے میں بتا دیں گے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ تیرے گھر والے پریشان ہوں اور انہیں تجھے یہاں پڑھنے بھیجنے پر افسوس اور پچھتاوا ہو؟

ارے یار! بس بھی کر ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ میں اس مہینے کی ۳۰ تاریخ کی ٹکٹ بک کروا چکا ہوں، اواب نے اکتا کر کہا۔

سچ؟؟؟؟؟ نہیں نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے، تو جھوٹ بول رہا ہے۔ یقیناً تو جھوٹ ہی بول رہا ہے، یاسر نے اواب پر یقین نہ کرتے ہوئے کہا۔

تو اچھی انکل کو یہی کہے گا۔ میں ایک دو بار مزید کوشش کروں گا اگر تب بھی علینہ مجھے نہ ملی تو میں اس مہینے کی تیس تاریخ کو ہی واپس پاکستان چلا جاؤں گا اور دوبارہ کبھی علینہ کے بارے میں نہیں سوچوں گا، اواب نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے، یاسر اواب کی بات سمجھ گیا تھا۔

جی ماما، میں نے آپ کی بتائی ہوئی ساری چیزیں لے لی ہیں اور ٹے-چی میں بھی رکھ لی ہیں۔ جی۔۔۔۔۔، جی، ماما اگلے ہفتے آجاؤں گا آپ کے پاس ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، اواب نے

سمینہ سے فون پر کہا۔

جی ٹھیک ہے پھر، اللہ حافظ۔ اواب نے موبائل فون سائڈ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر لیٹ گیا۔ اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ اواب نے دروازہ کھولا تو مسز اچھی نے اسے بتایا کہ کوئی لڑکی اس سے ملنے آئی ہے اور ٹی-وی لاونج میں اس کا انتظار کر رہی ہے۔

اواب جلدی سے ٹی-وی لاونج کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اس کی نظر کرسی پر بیٹھی ہلکے گلابی رنگ کا برقہ پہنے اور حجاب کیے ایک لڑکی پر پڑی۔

جی کہیے، اواب نے کہا۔

لڑکی نے پیچھے مڑ کر اواب کی طرف دیکھا۔

رباب! اواب نے لڑکی کو دیکھ کر فوراً سے کہا۔

ہاں میں ہوں اواب۔

خیریت تھی؟؟ اواب نے حیرت میں پوچھا۔

ہاں سب خیریت ہے۔ میں آج پاکستان جارہی ہوں۔ سوچا تم سے مل کر جاؤں۔ یہاں

سے سیدھا ائیر پورٹ جا رہی تھی پھر سوچا کہ تمہیں علینہ کا نمبر دے کر ہی جاؤں۔

کیا مطلب؟

مجھے علینہ کا کل فون آیا تھا۔اس نے نمبر تبدیل کر لیا ہے۔ مجھ سے تمہارا پوچھا اس نے، رباب نے اواب کو بتایا۔

سچ؟؟؟؟؟اواب نے خوش ہو کر پوچھا۔

جی جناب،اس نے مجھ سے تمہارا نمبر بھی لیا۔میں نے اسے سب بتایا کہ کیسے تم ان نو مہینوں میں اسے تلاش کرتے رہے ہو اور کتنی اذیت میں رہے ہو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے ایک ایک بات بتانی تھی تم نے کہ کتنا تڑپا ہوں میں اس کے لیے۔ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا میں نے اسے۔اس سے رابطہ کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے میں نے اور ابھی بھی تڑپ رہا ہوں میں، میں--------

ہاں،ہاں اواب، میں نے یہ سب اس کو بتایا مگر۔---------

مگر کیا؟،اواب نے رباب کی بات کاٹتے ہوئے پریشان ہو کر پوچھا۔

اس نے کوئی رسپونس نہیں دیا اور پھر بات ہو گی کہہ کر فون کاٹ دیا،رباب نے اواب

کو بتایا۔

صحیح، چلو تمہیں دیر ہو رہی ہو گی، تم جاو پھر اور تھینکیو سوچ۔ میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوئی، اواب نے خود کو سمبھالتے ہوئے کہا۔

نمبر ———

نہیں اس کی اب کوئی ضرورت نہیں، اواب نے رباب سے نمبر لینے سے انکار کر دیا۔

ٹھیک ہے میں پھر چلتی ہوں۔ اپنا خیال رکھنا ———

ہاں، تم بھی، اواب نے رباب سے کہا اور اسے گھر کے باہر کھڑی ٹیکسی تک چھوڑ آیا۔

رباب کو چھوڑنے کے بعد وہ کمرے میں واپس آیا، موبائل دیکھا تو کسی انجان نمبر سے تین مس کالز آئیں تھیں۔

اواب نے موبائل دوبارہ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔ اچانک پھر سے اسی نمبر سے کال آئی۔

ہیلو---

ہیلو اواب! میں علینہ بات کر رہی ہوں۔

علینہ؟؟؟؟؟علینہ سچ میں تم بات کر رہی ہو، اواب نے حیران ہو کر پوچھا۔

ہاں میں علینہ ہی بات کر رہی ہوں اواب۔

مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم نے مجھے خود فون کیا ہے اور میں تم سے بات کر رہا ہوں،

اواب نے خوش ہو کر کہا۔

اواب! میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

ہاں بولو علینہ۔

کیا تم اب بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو؟

ہاں بلکل کرنا چاہتا ہوں اور تم؟

میں بھی۔

سچ؟؟؟؟

ہُچ۔ ہاہاہا! علینہ نے مذاق کیا۔

پر اچانک سے تمہاری رائے کیوں بدل گئی؟؟؟اواب نے تجسس میں پوچھا۔

اچانک سے نہیں، پورے نو مہینے لگے ہیں، علینہ نے جواب دیا۔

اور میں اسلام قبول بھی کرنا چاہتی ہوں، علینہ نے اواب کو فون پر بتایا۔

سچ؟؟؟آج تو تم نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی دی ہے علینہ!۔اب یہ بھی بتادو کہ ہم شادی کب کریں گے؟

میں تمہیں اپنے گھر کا ایڈریس سینڈ کرتی ہوں، تم کل مجھے پِک کر لینا اور پھر ہم اس بارے میں کچھ ڈیسائیڈ کرلیں گے۔

ٹھیک ہے، اواب نے بہت خوش ہو کر کہا۔

انکل!انکل!

کیاہوااواب؟اچھی نے اواب سے پوچھا۔

علینہ کی کال آئی تھی۔اواب نے اپنی اور علینہ کی ساری باتیں اچھی کو بتائیں۔اگلے روز اوب نے علینہ کو اس کے گھر سے لیا اور دونوں ریستورانت پہنچے۔وہاں دونوں نے باہمی مشورے سے پاکستان جاکر شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ایک ہفتے بعد، دونوں پلین

کے مطابق پاکستان کے شہر اسلام آباد پہنچے۔اسلام آباد کی کسی مسجد کے امام سے علینہ نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئی۔اسلم قبول کرنے کے بعد علینہ نے امام صاحب سے اس کا اسلامی نام رکھنے کی گذارش کی۔

میں نے تمہارا نام سوچ لیا ہے علینہ،اواب نے فوراً علینہ کو بتایا۔

کیا نام سوچا ہے تم نے اواب؟علینہ نے تجسس میں پوچھا۔

"ازکا"،ازکا نام رکھتے ہیں تمہارا کیونکہ اس نام کا مطلب ہے پیوس(نیک)اور جب میں تمہیں یونیورسٹی میں دیکھتا تھا تو تمہارا پہننا اوڑھنا اور شرم و حیا میرے دل کو بھا گئی تھی،اواب نے علینہ کی سنہری بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ماشااللہ بہت پیارا نام ہے،مولوی صاحب نے اواب اور ازکا کی باتیں سن کر کہا۔

بیٹا اگر تم اس لڑکی کو پسند کرتے ہو تو اس سے فوراً نکاح کر لو،اسلام ہمیں یہی درس دیتا ہے اور ایسا کرنے سے اس لڑکی کو معاشرے میں عزت ملے گی تو اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہیں ہو گا،مولوی صاحب نے شائستگی سے اواب کو کہا۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا،علینہ نے مولوی صاحب کی بات کے جواب میں کہا۔

جی مولوی صاحب، ہم انشااللہ کل نکاح کریں گے۔میرے دوستوں نے ہمارے نکاح کا سارا انتظام کر لیا ہے۔

آپ لوگ تھوڑی دیر یہی بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں، مولوی نے اواب اور ازکا سے کہا اور پھر زمین سے اُٹھا اور اپنے گھر گیا۔کچھ دیر باد گھر سے دوبارہ مسجد میں بیٹھے اواب اور ازکا کے پاس آیا اور ازکا کو قرآن مجید، جاہ نماز اور تسبیح دے کر کہا، "یہ چیزیں تو آپ کو استعمال کرنا ہی ہوں گی کیونکہ یہ آپ کا مذہبی فریضہ ہیں"۔پھر مولوی صاحب نے ایک برقہ ازکا کو دیا اور کہا، "یہ اگر آپ چاہیں تو پہن سکتی ہیں اور نقاب کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں کیونکہ یہ سنت نبوی ﷺ ہے"۔

جی مجھے علم ہے اس کا اور یہ بھی جانتی ہوں کہ میرے آقا الشکور (اللہ کا نام جس کا مطلب "نیک اعمال کا اجر دینے والا" ہے) کو پردہ اور حیا کرنے والی عورتیں بہت پسند ہیں، علینہ نے مولوی صاحب کو بتایا۔

میں ایک سچے مسلمان کی طرح اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی کے لیے برقہ پہنوں گی اور نقاب بھی کروں گی۔

ازکا کی یہ بات سن کر مولای صاحب اور اواب بہت متاثر ہوئے۔

انشااللہ، مولوی صاحب نے کہا۔

اگلے روز اسلام آباد کی دوسری مسجد میں اواب اور علینہ نے اواب کے دوستوں اور ان کی بیویوں کی موجودگی میں قاری سے نکاح پڑھایا۔ یہ اواب کے کالج کے دوست تھے جو اب اسلام آباد میں نوکری کرتے اور اپنی فیملی کے ساتھ رہتے تھے۔ اوب کی دعوت دینے پر وہ اواب کے نکاح میں شریک ہوئے تھے اور نکاح کے شاہد بھی بنے تھے۔ اواب کو ڈر تھا کہ اس کے والدین اس شادی سے انکار نہ کر دیں اس لیے اس نے پلین کیا کہ وہ پہلے اسلام آباد میں شادی کریں گے اور پھر گھر والوں کو بتائیں گے۔ شادی کے دو دن بعد اواب نے گھر والوں کو اپنی اور علینہ کی شادی کے بارے میں بتایا اور علینہ کے مسلمان ہو جانے کے بارے میں بھی بتایا۔ اواب کی والدہ یہ سن کر بہت خوش ہوئیں کے اواب نے ایک گوری سے شادی کی ہے اور اواب کو جلد گھر آنے کو کہا۔ اواب کے والدین نے سب رشتے داروں اور دوست احباب کو فون کر کے بڑے فخر

سے یہ خبر سنائی کہ ان کا بیٹا گوری بیا کر لا رہا ہے۔

----☆---------------------------☆--------------------

---☆-----------------------☆-------------------------

اواب نے ازکا کو یہ خشخبری سنائی تو وہ بہت خوش ہوئی اور دو رکعت نفل ادا کر کے اللہ کا شکر ادا کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اواب نے جہاز کی ٹکٹ بُک کروائی اور دو دن بعد دونوں لاہور ائیر پورٹ پر پہنچے۔ وہاں اواب کے گھر والے بھی اپنے رشتے داروں کو لے کر ائیر پورٹ پہنچ گئے۔ اواب اور ازکا جب گھر والوں سے ملے تو ازکا کو برقہ پہنے اور نقاب کیے دیکھ کر اواب کے گھر والے حیران ہو گئے۔ اواب کی ماں اسے کھینچ کے سائیڈ میں لے گئی اور اواب کو غصے سے بولی، تم نے تو کہا تھا تم نے گوری سے شادی کی ہے۔ یہ تو برقہ پہن کے آ گئی ہے۔ میں نے سب رشتے داروں کو بتایا تھا کہ تم گوری سے شادی کر کے اسے گھر لا رہے ہو اب اسے برقہ اور نقاب میں دیکھ کر لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔ لوگ طرح طرح کی

باتیں کریں گے۔تم اسے منع نہیں کر سکتے تھے،ذلیل کروادیا تم نے مجھے اور اپنے ڈیڈ

کو______________

بس بھی کریں امی آپ تو بلا وجہ اِشو بنا رہی ہیں،کیا ہو گیا اگر اس نے برقہ پہن لیا اور

نقاب کر لیا بلکہ یہ تو اچھی بات ہے،اواب نے اکتا کر کہا۔

ماشااللہ !اواب بیٹا بہت بہت مبارک ہو شادی کی اور ایک غیر مسلم کو مسلمان کرنے

اور صحیح راستے پر لانے کے لیے بھی آپ کو بہت بہت مبارکباد،ہادی نے اواب کی پیٹھ

تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

ماشااللہ !اواب کی بیوی نے تو بہت خوبصورت نقاب کیا ہے اس کا مطلب وہ دل سے

مسلمان ہوئی ہے،اواب کی چھوٹی پھپھو نے اواب کو سر پر پیار دے کر کہا۔

آپ دونوں کا بہت بہت شکریہ،اواب نے خوش ہو کر کہا۔

اواب بھائی !ہمیں تو خبر ملی تھی کہ آپ نے لندن کی میم سے شادی کی ہے،مگر یہ تو

کہیں سے لندن کی میم نہیں ہے،اواب کے کزن نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اواب نے غصے سے اسے گھورا تو وہ شرمندہ ہو کر وہاں سے چلا گیا۔سب رشتے دار اواب

اور ازکا سے مل کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔اواب اور اس کے گھر والے بھی اپنے گھر پہنچ گئے۔

امی! ہم فریش ہو کر آتے ہیں،اواب نے سمینہ سے کہا۔

تم جاؤ کمرے میں،ازکا سے مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے، سمینہ نے اواب سے کہا۔

جی ٹھیک ہے۔ازکا جلدی آجانا میں کمرے میں انتظار کر رہا ہوں،اواب نے کہا اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کمرے کی طرف چلا گیا۔

دیکھو ازکا! ہمارے گھر کی خواتین برقہ نہیں پہنتی۔بلکہ ہماری کلاس میں کوئی بھی برقہ نہیں پہنتا اس لیے تم بھی برقہ نہیں پہنو گی، سمینہ نے ازکا سے کہا۔

بلکل بھابھی! میری فرینڈز تو برقے میں آپکو دیکھیں گی تو وہ تو میرا بہت مذاق اڑائیں گی،صباء نے ازکا سے کہا۔

امی! مجھے برقہ پسند ہے اور اللہ کو بھی تو پسند ہے۔پھر آپ مجھے کیوں منع کر رہی ہیں؟،

ازکا نے حیران ہو کر پوچھا۔

بس کرو یہ ڈرامہ مجھے میرا دین مت سکھاؤ۔ تم جو آج مسلمان ہوئی ہو، مجھے میرا دین سکھانے چلی ہو۔ میں پیدائشی مسلمان ہوں مجھے تم سے بہتر پتا ہے کہ اللہ کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں، سمجھی تم، سمینہ نے غصے میں کہا۔

بھابھی! ہم آپ کو اپنا چکے ہیں اس لیے یہ دکھاوا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ——————

یہ دکھاوا نہیں ہے ——————

دکھاوا نہیں ہے تو اور کیا ہے ہاں؟، ابھی ابھی مسلمان ہوئی ہو اور تمہیں اللہ سے اتنی محبت بھی ہو گئی ہاں؟؟ دیکھو یہ لندن نہیں پاکستان ہے یہاں بہت گرمی پڑتی ہے دو دن، دو دن گرمی میں برقہ پہن کے نکلو گی نا تو تیسرے دن خود ہی اتار دو گی اور پھر کبھی نہیں پہنو گی، سمجھی؟، صباء نے تلخ لہجے میں ازکا سے کہا۔

ازکا اب آ بھی جاؤ یار!، اچانک اواب کی آواز سنائی دی۔

جی آ رہی ہوں، ازکا نے اواب کی پکار کا جواب دیا اور پھر اوپر کمرے میں چلی گئی۔ کھانے

کی میز پر سمینہ نے اواب سے کہا، اگر یہ برقہ پہن کر جائے گی تو میں اسے کہیں ساتھ نہیں لے کر جاؤں گی۔ آج ائیر پورٹ پر بھی میں اس کی وجہ سے سب رشتے داروں کے سامنے شرمندہ ہوئی ہوں، کوئی ماننے کو ہی راضی نہیں تھا کہ یہ لندن سے آئی ہے۔ بس اب میں اور بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی۔ اسے کہو یہ برقے کا ڈرامہ بند کرے۔

امی اگر اسے برقہ پہننا پسند ہے تو میں اسے نہیں روکوں گا باقی جیسے آپکو ٹھیک لگے، اواب نے جواب دیا اور کھانا کھانے لگا۔

اواب کے جواب سے ازکا بھی مطمعئن ہو گئی۔ اگلے روز، صباء کے دوستوں نے گھر دعوت پر آنا تھا۔

امی جی! بھابھی سے کہہ دیجئے گا کہ میرے فرینڈز کے سامنے نہ آئے، وہ سب میرا مذاق بنائیں گے کہ اس کی بھابھی کتنی پینڈو ہے۔

وہ تو میں کہہ دوں گی پر بیٹا تمہیں پتا ہے نا اواب کو تمہاری لڑکوں سے دوستی نہیں پسند۔ اسے پتا چلے گا تو وہ غصہ

کرے گا، سمینہ نے صباء کو سمجھایا۔

اوہو ماما! وہ میرے یونی فرینڈز ہیں، اور میرے ساتھ اور بھی تو لڑکیاں ہیں ان کے گھر والے تو انہیں منع نہیں کرتے۔

ماما جی ــــــــ! نیرو مائنڈڈ اور مڈل کلاس لوگ ایسی باتیں سوچتے ہیں، برو ڈ مائنڈڈ اور اَپر کلاس ایسی باتیں کرتے اچھے نہیں لگتے۔ اور رہی بات بھائی کو پتا چلنے کی تو وہ تو ڈیڈ کے ساتھ آفیس میں کام کر رہے ہوں گے، شام پانچ بجے آئیں گے اور چار بجے تک میرے فرینڈز واپس چلے جائیں گے، صباء نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وکے، سمینہ نے مسکرا کر کہا۔

اواب کی ماں اور بہن کے رویے سے ازکا کو بہت تکلیف ہوتی مگر وہ چپ کر کے سب برداشت کرتی۔ شروع شروع میں اواب ازکا کا ساتھ دیتا اس کے حق میں بولتا تھا مگر اب وہ بھی روز روز کی باتوں اور لڑائی جھگڑے سے تنگ آنے لگا تھا۔ ایک دن اواب نے اپنے ڈیڈ سے ازکا کو آفیس میں نوکری دینے کے لیے کہا تو انہوں نے صاف صاف

انکار کر دیا کیونکہ ازکا برقہ پہن کر آفیس جانا چاہتی تھی جبکہ حسن کے آفیس میں برقہ پہننا منع تھا۔ حسن کے خیالات بھی اپنی بیوی اور بیٹی سے مختلف نہ تھے۔اواب کو یہ سن کر بہت دکھ ہوا مگر وہ باپ کے احترام میں خاموش رہا۔ازکا نے اواب کے مشورے کے مطابق کئی اچھے اور بڑے اسکولوں میں نوکری کے لیے سی-وی جمع کروائی۔ سی-وی دیکھ کر ہر اچھا پرائیویٹ اسکول اسے اگلے ہی روز کال کر کے انٹرویو کے لیے بلا لیتا مگر برقے کی وجہ سے انٹرویو میں ہی نوکری دینے سے انکار کر دیتا۔آخر کالونی سے کچھ فاصلے پر کسی محلے کے چھوٹے سے اسکول میں ازکا کو ٹیچر کی نوکری مل گئی، جہاں تنخواہ کم تھی مگر برقہ پہننے پر کوئی پابندی نہیں تھی۔اپنی اس نوکری سے ازکا بہت خوش تھی۔ ازکا کو خوش دیکھ کر اواب بھی خوش تھا۔ بڑے دنوں بعد،ازکا بہت خوش رہنے لگی تھی۔اسکول میں اس کو ایسی لڑکیاں مل گئیں تھیں جو برقہ پہنتی اور نقاب کرتیں تھیں۔ان میں سے کچھ ازکا کی دوست بھی بن گئیں تھیں۔اواب ازکا کو خوش دیکھ کر خود بھی خوش رہنے لگا تھا۔اواب کی چھوٹی پھپھو اور ان کے سسرال والے ازکا کو بہت پسند کرتے تھے جبکہ باقی رشتے دار ازکا کو ناپسند کرتے تھے اس لیے اواب ازکا کو کبھی کبھی چھوٹی پھپھو کے گھر لے جاتا تھا۔وہاں جا کر ازکا بہت خوش ہو جاتی تھی۔اواب کی پھپھو اواب کو اپنے سگے بیٹے کی طرح چاہتیں تھیں اسی لیے وہ ازکا سے بھی اپنی بہو والا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلوک کرتیں تھیں۔ مگر اواب کی ماں ازکا کو ذلیل کرنے کا ایک بھی موقع نہ چھوڑتی تھی اور ہر وقت گھر میں فساد بنا کر رکھتی تھی۔ اواب اس سب سے اکتانے لگا تھا۔

دن یونہی گزرتے گئے۔ ایک رات اواب نے ازکا کو بتایا کہ اس کا دوست یو-ایس-اے سے آرہا ہے اور وہ ازکا سے ملنا چاہتا ہے۔

وہ کب آئیں گے؟، ازکا نے اواب سے پوچھا۔

تین چار دن تک آئے گا لیکن ازکا تم اس کے سامنے نقاب میں نہیں آؤ گی بلکہ اچھے سے کپڑے پہن کر، اچھی طرح تیار ہو کر آؤ گی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اواب! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ——————————-

دیکھو ازکا! میرا وہ دوست یو-ایس-اے سے آرہا ہے اور وہ لوگ بہت موڈرن ہیں۔ تمہیں نقاب میں دیکھ کر وہ میرا بہت مذاق اڑائے گا۔ تم نقاب نہیں کرو گی بس۔

نقاب کوئی مذاق نہیں ہے کہ جب چاہا کر لیا جب چاہا نہ کیا، پردہ ہر نا محرم سے کرنا چاہیے۔ جب نقاب مذہب کے لیے کیا جاتا ہے تو کچھ شرائط ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا پڑتا ہے ورنہ نقاب کا کوئی فائدہ نہیں ——————————

بس کرو، مجھے مذہب پر لیکچر مت دو تم۔ میں مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہوں، مسلمان ملک میں جوان ہوا ہوں، مسلمان اساتذہ سے دینی و دنیاوی تعلیم لی ہے میں تم سے زیادہ دین کو جانتا اور سمجھتا ہوں۔ تمہیں مسجد کے مولوی نے برقہ پہننے کو کیا کہہ دیا تم

تو بس اس بات کے پیچھے ہی پڑ گئی ہو۔ اگر تم نے خود بھی قرآن پڑھ لیا ہوتا تو شوہر کی نافرمانی کرنے والی بیویوں کے لیے کیا سزا ہے یہ بھی جان جاتی اور مجھے کبھی انکار نہ کرتی۔

اواب! اب آپ زیادتی کر رہے ہیں--------------------

بس، مجھے اور کچھ نہیں سننا۔ اگر تم نے میری یہ بات نہ مانی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا، اواب نے ازکا کی بات کاٹتے ہوئے بہت غصے میں کہا۔

اواب کے منہ سے طلاق کا سُن کر ازکا دنگ رہ گئی۔ اواب بستر پر سونے چلا گیا۔ ازکا بھی لائٹس آف کر کے بیڈ پر لیٹ گئی۔ سوتے ہوئے اواب نے خواب میں ایک سونے کا درخت دیکھا جس پر بہت سے بیر لگے تھے اور اس کی ایک شاخ اتنی لمبی تھی کہ جہاں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تک اس کی نظر جا رہی تھی وہاں تک وہ سونے کی شاخ نظر آ رہی تھی۔ پھر اواب نے اس درخت کے سائے میں کالا برقہ پہنے بنا نقاب کیے ازکا کو دیکھا جس کی گود میں اواب سر رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔ازکا بھی اس سونے کے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر آرام کر رہی تھی-اواب کی اچانک آنکھ کھل گئی۔اس نے کروٹ بدل کر دیکھا تو ازکا بستر پر نہ تھی۔اواب نے باتھروم کی لائٹ جلی دیکھی تو سوچا ازکا باتھروم میں ہو گی اور دوبارہ سو گیا۔

اواب نے پھر سے خواب میں ایک درخت دیکھا جس کی شاخیں بھی بے حد لمبی تھیں اور گھنا سایہ تھا۔کچھ سفید کپڑوں میں ملبوس لوگ اس درخت پر لگے پھل کو توڑ رہے تھے۔اواب نے ان میں سے ایک آدمی سے پوچھا کہ تم اس پھل کا کیا کرو گے تو اس نے بتایا کہ اس پھل سے ہم یہاں کے رہائشیوں کے لیے کپڑے بنائیں گے۔اچانک اواب نے ازکا کو اس درخت کے سائے میں درخت کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تو جا کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ازکا کو آرام کرتا دیکھ وہ ازکا کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔کچھ دیر بعد،اواب کے ماتھے پر پانی کے قطرے گرنے لگے۔اواب نے آنکھیں کھول کر اوپر کی جانب دیکھا تو ازکا رو رہی تھی اور اس کے آنسو اواب کے ماتھے پر گر رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE

اواب فوراً سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور ازکا سے رونے کی وجہ پوچھی۔ازکا اور زور سے رونے لگی۔ازکا کو یوں روتے دیکھ اواب کی ڈر کر آنکھ کھل گئی۔ازکا کو بستر پر نہ دیکھ کر اواب گھبرا گیا اور بستر سے فوراً اٹھا اور ازکا کو پہلے کمرے میں تلاش کیا پھر گھر میں ڈھونڈنے لگا۔ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ ڈرائنگ روم میں پہنچا تو دیکھا کہ ازکا وہاں جاہ نماز پر دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے بیٹھی ہے اور زاروقطار رو رہی ہے۔ازکا کو یوں بلک بلک کر روتے دیکھ اواب جلدی سے اس کے پاس گیا اور اسے سینے سے لگا لیا۔

بس کرو یار، پلیز چپ ہو جاؤ۔ تمہیں ہوا کیا ہے تم کیوں اتنا رو رہی ہو، اواب نے ازکا کو چپ کروانے کی کوشش کی۔

آخرکار تھوڑی دیر بعد ازکا چپ ہو گئی۔اواب نے اسے کمرے میں چلنے کو کہا۔

رُکیے، مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے، ازکا نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

ہاں کہو، اواب نے کہا۔

آپ کے گھر والوں کی طرح آپ بھی یہ سوچتے ہیں کہ میں نے صرف آپ سے شادی کرنے کے لیے اسلام قبول کیا ہے تو میں آج آپ کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ آپ لوگ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غلط سوچتے ہیں۔یاد ہے وہ کیفے والا دن ؟اس دن اس لڑکے نے مجھے جو کچھ کہا اس نے

میرے دل میں شک کا بیج بو دیا اور مجھے جو ریفرنسز یاد تھے اور کچھ ریفرنسز اس دن باتوں کے دوران میں نے اپنے موبائل میں ریکارڈ کر لیے تھے ان سب کی تصدیق کی تو معلوم ہوا وہ جو کہہ رہا تھا سب سچ تھا۔اس کی بتائی ہر آیت درست تھی اور بائبل میں موجود تھی۔پھر میں اس سے ملنے یونیورسٹی گئی،جونیئرز سے پوچھنے پر پتا چلا کہ اس نام کا کوئی سٹوڈنٹ ہے ہی نہیں۔کلرک آفس سے پتا کیا تو اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی۔اس بات نے مجھے حیران و پریشان کر دیا کہ آخر وہ انسان کون تھا اور اس نے جھوٹا تعارف کیوں کروایا۔

میں نے فیسبک پر اس کا نام سرچ کیا تو اس کے نام کی ایک بھی آئی-ڈی نہیں تھی۔میں نے سوچا کہ گوگل پر اس نام کے جو شورٹ نیم بن سکتے ہیں وہ سرچ کر کے ٹرائے کرتی ہوں ہو سکتا ہے اس میں سے کسی نام پر اس نے آئی-ڈی بنائی ہو۔جب میں نے گوگل پر سرچ کیا تو اس کے عربی نام "یزدانیار" کا معنی بھی پتا چلا،اس کے نام کا معنی فرینڈ آف اینجلز، فرشتوں کا دوست، تھا۔

اواب حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا اور بہت غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

میں نے اس بارے میں گوگل پر سرچ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا رب الھادی (اللہ کا نام ہے جس کا مطلب ہے سیدھا راستہ دکھانے والا اور اس پر چلانے والا) اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے فرشتوں کو انسان کے روپ میں بھیجتا ہے۔ اواب! مجھے تجسس ہونے لگا اور میں نے دینِ اسلام کو جاننے کی کوشش کی۔ میں نے نیٹ پر سرچ کیا تو پتا چلا کہ دینِ اسلام کے بارے میں اگر کچھ بھی جاننا ہے تو صرف دو چیزیں ہماری صحیح رہنمائی کر سکتی ہیں: پہلی قرآنِ مجید اور دوسری حدیثِ نبوی ﷺ۔ میں نے قرآن پاک کو ترجمے سے پڑھا۔ صحیح مسلم کی کتابیں پڑھیں جس میں انھوں نے حدیثِ نبوی ﷺ کوٹ کیں تھیں۔ جب میں نے سورہ انفال میں غزوہِ بدر کے بارے میں پڑھا اور پڑھا کہ ہزار فرشتوں کو اللہ نے آپ ﷺ اور مسلمانوں کی مدد کے لیے بھیجا تا کہ وہ کفار کو شکست دے سکیں تو مجھے یزدانیار کے فرشتہ ہونے پر یقین آنے لگا۔ جب میں نے اپنے رب کی صفات کے بارے میں جانا تو مجھے اس سے محبت ہونے لگی، جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ زمین سے لے کر آسمان تک کے گناہ بھی ایک بار معافی مانگنے پر معاف کر دیتا ہے تو مجھے اس کے آگے گھٹنے ٹیکنے اور اس سے معافی مانگنے کا دل کیا۔ جب

میں نے اس کے نبیوں کے بارے میں پڑھا تو معلوم ہوا کہ صرف عیسیٰ علیہ سلام ہی نہیں بلکہ آدم علیہ سلام سے لے کر خاتم النبیین حضرتِ مصطفیٰ ﷺ تک، اس کا بھیجا ہر نبی ایمان لانے کے قابل ہے۔ان جیسی صفات اور کارنامے ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں وہ یقیناً اللہ کے کاص بندے اور رسول ہیں۔جب مجھے آپ ﷺ کی زندگی کا علم ہوا، جب مجھے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہہ، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہہ، ان کی بیٹی حضرت آسمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہہ، حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہہ کی جُرات و بہادری اور اللہ اور دینِ اسلام کے لیے وقف ہونے والی ان کی زندگیوں کے بارے میں معلوم ہوا تو مجھے ان سے عشق ہو گیا۔ایسی عظیم ہستیاں جس ہستی کے آگے سجدہ کرتی ہوں گی، وہ ہستی کس قدر عظیم ہو گی۔ میرے تو نبی ﷺ کہ غلام بھی بہت نیک تھے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہہ کے بارے میں پڑھا تو مجھے تو ان سے بھی عشق ہو گیا۔

او اب! میں نے آپ سے شادی کی تا کہ میں صحیح معنوں میں ان تمام انبیاء کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی خوشنودی حاصل کر سکوں۔

ازکا ——————————

اور شکر ہے خدا کا کہ میں نے آپ کی محبت میں اسلام قبول نہیں کیا۔اگر ایسا ہوتا تو آج مجھے اسلام قبول کرنے پر پچھتاوا ہو رہا ہوتا،ازکا نے اواب کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

بس کرو یار! ایسا کیا ظلم کیا ہے میں نے تم پر؟ بلکہ میں تو تم سے بے حد محبت کرتا ہوں،

اواب کو ازکا کی بات پر غصہ آ گیا تھا۔

محبت؟؟ محبت ایسی تو نہیں ہوتی۔پتا ہے محبت کیسی ہوتی ہے؟ جب اللہ نے خود نبی ﷺ کو بے حد خوبصورت بنایا، پھر ان کے دیدار کے لیے پوری کائنات بنائی، پھر اس کائنات میں انہیں بھیجا،انہیں آزمائش میں ڈالا اور پھر نکالا بھی،اپنے کرشمے دکھائے،اپنی عظمت کی نشانیاں دیں اور ساتھ ساتھ انتظار بھی کیا اپنے محبوب ﷺ کے دیدار کا اور پھر آخر شبِ معراج کو اپنے محبوب ﷺ کو اپنے پاس بلایا اور اسے بتایا، کرکے دکھایا کہ جو ہر شے پر قادر ہے وہ آپ ﷺ پر عاشق ہے، دکھایا کہ اللہ

آپ ﷺ سے کتنی محبت کرتا ہے کہ اس نے یہ اتنا بڑا نظام صرف آپ ﷺ کے لیے تخلیق کیا ہے، ایسی ہوتی ہے سچی محبت۔

میں انسان ہوں ایسی محبت میں کبھی نہیں کر سکتا بلکہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا، اواب نے غصے سے کہا۔

بے شک! ایسی محبت اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا مگر اس سے سبق لیتے ہوئے جو بس میں ہو وہ تو محبوب کے لیے کر سکتے ہے۔ اگر میں ہر نا محرم سے پردہ کرنا چاہتی ہوں، نقاب کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے اس کی اجازت تو دے سکتے تھے مگر آپ نے تو بہت آسان راستہ چنا یا تو دھمکاؤ، مان گئی تو ٹھیک نہیں تو جان چھڑاؤ، ازکا نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

دیکھو ازکا! میں ——————

اور آپ کی اطلاع کہ لیے آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ میں مولوی صاحب کے کہنے پر برقہ نہیں پہنتی ہوں بلکہ میں نے قرآن میں پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورہ نور میں فرماتے ہیں:

"اے ایمان والو! اپنی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر چادر ڈال کر رکھیں اور اپنے محرم کے علاوہ کسی پر اپنی زینت یعنی سنگھار کو ظاہر نہ ہونے دیں"۔

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ برقہ پہننے اور نقاب کرنے میں آخر برائی ہی کیا ہے۔نامحرم سے پردہ کرنے کے لیے ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔اللہ کو حیا اور پردہ کرنے والی خواتین بہت پسند ہیں۔نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ اس عورت سے شادی کرو جو پیسہ یا خوبصورتی کے لیے شادی نہ کرے بلکہ مذہب کے لیے شادی کرے۔میرے مذہبی ہونے کی وجہ سے آپ مجھے طلاق دے رہے ہیں، یہ کہتے ہوئے ازکا کی آنکھیں پھر سے بھر آئیں۔

ازکا! تم ——————————

رہی بات شوہر کے حقوق کا پتا ہونے کی تو وہ میں بہت اچھے سے جانتی ہوں مگر اگر شوہر حق (اللہ) کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے روکے تو مجھے فرعون کی بیوی حضرت

آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہہ کا واقعہ یاد آتا ہے کہ جب فرعون کو ان کے اسلام قبول کرنے کا علم ہوا تو اس نے ان کو دھمکایا جیسے آپ نے مجھے ——————

از ————

اور پھر جب وہ نہ مانی تو اس پر طرح طرح کے مظالم کیے، جب وہ پھر بھی ثابت قدم رہیں تو اس نے انہیں زلیل و رسوا کر کے گھر سے نکال دیا جیسے آپ نے مجھے طلاق دے کر نکالنے کی دھمکی دی ہے۔ مگر میں بھی ان کی طرح بے گھر ہو جاؤں گی مگر ثابت قدم رہوں گی۔ تو جیسے موسیٰ علیہ سلام نے انہیں بتایا تھا کہ "بی بی آسیہ! اللہ تم سے راضی ہے"، مجھے بھی بلکل ایسے ہی نوید سنائی جائے گی، ازکا نے اواب کی بات پھر سے کاٹ کر اپنی بات پوری کی۔

بس کر دو یار!، تم نے تو مجھے فرعون ہی بنا دیا ہے، اواب نے خدا کا خوف کھاتے ہوئے کہا۔

ازکا نے منہ موڑ لیا۔

تمہیں جس کے سامنے برقہ پہننا ہے پہنو، میری اجازت ہے تمہیں۔ بس میرے

سامنے نہ پہن لینا، اواب نے مسکرا کر کہا۔

از کا نے اپنی سنہری بھوری آنکھوں سے اواب کو گھورا۔

اب یہ تو کہہ سکتا ہوں نا، ہاہاہاہا، اواب نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

اگلے روز صبح اواب فجر کی نماز کے بعد مسجد کے امام کے پاس گیا اور ان سے کل رات کے دونوں خوابوں کی تعبیر پوچھی۔ امام صاحب نے بتایا کہ جو درخت اواب نے دیکھیں ہیں بلکل ویسے درختوں کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور ان درختوں کو جنت کے درخت کہا گیا ہے۔

میرے علم کے مطابق میرا خیال ہے کہ ان دونوں خوابوں میں آپ نے اپنی بیوی اور خود کو جنت میں دیکھا ہے۔ اگر واقع ایسا ہے تو آپ لوگوں کے کچھ ایسے اعمال ہوں گے جس کی وجہ سے اللہ آپ سے راضی ہے اور اللہ نے خواب میں آپ کو اشارہ دیا ہے، امام صاحب نے اواب کو بتایا۔

مگر میں تو______، آپ کا شکریہ امام صاحب۔

ماشااللہ! خواب بہت اچھا ہے، اللہ آپ کا ایمان سلامت رکھے (آمین)۔

آمین،اواب نے جواباً کہا۔

شام کو اواب نے وڈیو کال پر راشد سے بات کرتے ہوئے اسے اپنے دونوں خوابوں اور امام صاحب کی بات بتائی۔

یار! تو تو جانتا ہے کہ میں کہاں اتنا نیک ہوں،اواب نے راشد سے کہا۔

ہمم! مگر بھابھی تو ہیں نا اور میں نے سنا تھا کہ نیک بیویاں جب جنت میں اللہ سے اپنا دنیا والا شوہر ہی جنت میں مانگیں گیں تو اللہ ان کے شوہروں کو بھی ان کے لیے جنت میں بلا لیں گے،راشد نے اواب کو بتایا۔

ہو سکتا ہے میں نے برقہ پہننے اور نقاب کرنے پر از کا کو جو کہا تو اسی رات اللہ نے مجھے خواب میں اس کے نیک ہونے کا اشارہ دیا اور سمجھایا کہ نیک بیوی کتنی بڑی نعمت ہے، اواب نے خواب میں پوشیدہ ہدایت کو سمجھتے ہوئے کہا۔

یار اواب! تو بہت خوش قسمت ہے،بیوی نیک ہو تو نسلیں سنور جاتیں ہیں،راشد نے اواب سے کہا۔

اچھا یار! میں تجھ سے بعد میں بات کرتا ہوں، اواب نے یہ کہتے ہی فون کال کاٹ دی اور ازکا کے پاس کمرے میں گیا۔

ازکا! میں جان گیا ہوں، میں سمجھ گیا ہوں کہ میرا اور تمہارا ملنا، کیفے میں اس فرشتے یا انسان کا تم سے دینی باتیں کرنا اور تمہارے دل میں شک کا بیج بونا، تمہارے دل و دماغ میں عیسائیت اور مذہبِ اسلام کو جاننے کے لیے تجسس اور تڑپ پیدا ہونا، تمہارا ان دونوں مذاہب کے بارے میں تحقیق کرنا اور سچ تک پہنچنا، اسلام کو بہتر مذہب جاننا پھر مسلمان ہونا، مجھ سے شادی کرنا اور برقہ اور نقاب پر تنقید برداشت کرنا جیسے کوئی آزمائش ہو، مجھے یوں جنت کے خواب آنا، خواب میں تمہارے آنسو اور اسی وقت حقیقت میں تمہارا رونا، یہ سب کوئی اتفاق تو نہیں ہو سکتا، یہ ایک سفر ہے ازکا!، لامکاں (اللہ) تک کا سفر۔ اس سفر کا اختتام ہمارے دلوں میں اللہ سے محبت کا سچا جذبہ پیدا ہونے اور ہدایت پانے سے ہوا ہے، یہ کہتے ہوئے اواب کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے اور جسم کانپ رہا تھا۔

ازکا کی آنکھیں بھی نم تھیں۔

------☆---------------------------☆------------------

--------☆---------------------☆----------------------

آج اواب کے یو-ایس-اے والے دوست نے گھر دعوت پر آنا تھا تو ازکا اس کی تیاریوں میں مصروف تھی۔

ازکا کھانا ریڈی ہے نا؟ وہ بس پہنچنے والا ہے، اواب نے ازکا سے پوچھا۔

جی سب تیار ہے ــــــــــــ

اچانک گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ اواب نے جا کر گیٹ کھولا تو سامنے دوست کھڑا تھا۔

اواب اس سے گلے ملنے کے بعد باتیں کرتے کرتے اسے اندر ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ ازکا اور نوکرانی نے ڈرائنگ روم کے دروازے پر اواب کو سارے برتن اور کھانے کا سامان دیا جِسے اواب نے خود کھانے کی میز پر رکھا۔

ارے یار! اتنی دور سے آیا ہوں، بھابھی سے نہیں ملائے گا، اواب کے دوست نے کہا۔

نہیں یار! وہ ذرا پردہ کرتی ہے۔ نامحرم کے سامنے بلا ضرورت یا مجبوری نہیں جاتی، جائے بھی تو نقاب میں جاتی ہے، اواب نے صاف صاف منع کر دیا۔

کیا؟ تو نے تو کہا تھا بھابھی لندن کی رہنے والی ہیں، وہی ان کی اَپ برنگنگ ہوئی ہے مگر یہ تو ———

میں نے سچ کہا تھا مگر اب وہ مسلم ہے اور جتنا ممکن ہو مذہبی تعلیمات پر عمل کرتی ہے، اواب نے بات کاٹ کر کہا۔

مگر تیرا ٹیسٹ ایسا تو نہیں تھا، اواب کے دوست نے حیرت میں کہا۔

ہاں، پر اب ہدایت ہو گئی ہے مجھے، اواب نے مختصر جواب دیا۔

اور تیرے گھر والوں نے اعتراض نہیں کیا بھابی کے برقہ پہننے پر؟

اب بھی کرتے ہیں۔ تو نے سنا ہو گا: ہدایت صرف اسے ملتی ہے جسے اللہ چاہے۔ میری اللہ سے دعا ہے انہیں بھی ہدایت دے دے، آمین، اواب نے اداس ہو کر کہا۔

اچھا! تو پھر میرڈ لائف کیسی جا رہی ہے؟ بابھی کے لائف میں آنے سے کیا چینجز آئیں ہیں؟، اواب کے دوست نے اواب سے پوچھا۔

بہت اچھی، ماشااللہ! اور بس اتنا سمجھ لے کہ:

؎ ہم سے نیک محبوب کی حقیقت نہ پوچھو

کہ یہ بشر جب مل جائے، تو خدا ملتا ہے

****

ختم شدہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews